نمبر 61
7063
ذخیرہ

# نعت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم

اسمیں آپ کا ہی فائدہ ہے
کہ آپ کو جس قسم کا قرآن مجید یا جس مضمون کی
کتاب مطلوب ہو
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار لاہور
سے طلب فرمائیں

رسالہ عارف
کی نسبت
مشاہیر علم و ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ رسالہ
عارف ملک کے تمام اسلامی ادبی رسائل سے اچھا
اور سستا ہے۔ نمونہ مفت
مینیجر رسالہ عارف بل روڈ
لاہور

برائے قوم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار لاہور

Price 0-12-0

Marfat.com

58799

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طبع ——————
ناشر —————— ملک محمد عارف
قیمت ——————

دین محمدی پریس لاہور

Marfat.com

# فہرست عنوانات نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم


| نمبر شمار | طرح نعت | تخلص یا نام شاعر | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | مالکُ الملک لاشریک لہٗ .. .. .. .. .. .. | از شمس تبریزؒ | ۹ |
| ۲ | زمانے میں رواں دریائے فیضانِ محمدؐ ہے .. .. .. | از نیرّ | ۱۰ |
| ۳ | نگاہ عاشق کی ڈھونڈلیتی ہے پردہ میم کو اٹھاکر .. .. .. | از سر اقبال | ۱۰ |
| ۴ | وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں | از مولانا ظفر علی خاں | ۱۱ |
| ۵ | شفیع الوریٰ ہے محمدؐ ہمارا .. .. .. .. .. | از معظم | ۱۲ |
| ۶ | روزِ ازل سے چوٹ ہے دل پر لگی ہوئی .. .. .. | از غریب | ۱۲ |
| ۷ | محمد مصطفےٰؐ! گنجِ سعادت کے امیں تم ہو .. .. .. | از نامعلوم | ۱۳ |
| ۸ | آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے .. .. .. | از آغا حشر | ۱۴ |
| ۹ | دلِ مسلم میں پیدا جذبۂ منصور ہو جائے .. .. .. | از عطا | ۱۴ |
| ۱۰ | مسلماں کو بنایا رازِ وحدت کا امیں تونے .. .. .. | از شبیر احمد بی اے (آکسن) | ۱۵ |
| ۱۱ | گناہ اُمت کے بخشانے کو محبوبِ خدا آئے .. .. .. | از انور | ۱۶ |
| ۱۲ | تمنائے محبوب تڑپا رہی ہے .. .. .. .. | از مغموم | ۱۷ |
| ۱۳ | اے بے نیاز! مجھ کو دل بے نیاز دے .. .. .. | از نشتر | ۱۸ |
| ۱۴ | ہاں! اے رسولِ عربی پھر معجزہ دکھا دے! .. .. | از عزیز منصوری | ۱۸ |
| ۱۵ | یاد آگئی مجھ کو شبِ معراج ختم المرسلینؐ .. .. .. | از مولانا علی حیدر طباطبائی | ۲۰ |
| ۱۶ | جس سے اڑ جاؤں مدینے وہ ہوا کون سی ہے .. .. .. | از بے خود | ۲۲ |
| ۱۷ | اے نخاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب .. .. .. | از مولانا ظفر علی خاں | ۲۲ |
| ۱۸ | میرا ترانہ ہندی میری نوا حجازی .. .. .. | از مجید ملک | ۲۳ |


Marfat.com

| نمبر شمار | طرح نعت | تخلص یا نام شاعر | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۹ | عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے .. .. | از امیر مینائی | ۲۳ |
| ۲۰ | اگر ذرّے کو چاہے پل میں وہ رشکِ قمر کر دے .. .. | از حسنؔ | ۲۴ |
| ۲۱ | کملی والے مجھے کملی میں چھپا لے آجا .. .. .. | از بیانؔ یزدانی | ۲۵ |
| ۲۲ | دیکھو! وہ شفاعت کے لئے آئے محمدؐ .. .. | از کریمی | ۲۵ |
| ۲۳ | قدموں میں مصطفےٰؐ کے میرا مزار ہوتا .. .. | از اکبر | ۲۶ |
| ۲۴ | انبیاء دھوم مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں .. .. | از ظہیریؔ | ۲۷ |
| ۲۵ | واہ کس شان سے محبوب ہمارا نکلا .. .. .. | از امیر | ۲۷ |
| ۲۶ | جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا | از اکبر | ۲۸ |
| ۲۷ | مجھے بھی حبیب خدا بخشوانا .. .. .. .. | " | ۲۹ |
| ۲۸ | یا رسولؐ اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی .. .. .. | از شمس تبریزؒ | ۳۰ |
| ۲۹ | روتی ہے شبنم کہ نیرنگِ جہاں کچھ بھی نہیں .. .. | از اعجاز | ۳۰ |
| ۳۰ | جب عشق محمدؐ نے سینے میں ضیا ڈالی .. .. | از اکبر | ۳۱ |
| ۳۱ | درِ مصطفےٰؐ سنگِ موسےٰؑ نہیں ہے .. .. | از بیانؔ یزدانی | ۳۲ |
| ۳۲ | رواں زباں پہ محمدؐ کا نام ہو جائے .. .. .. | از دردی | ۳۳ |
| ۳۳ | میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے .. .. | از نور | ۳۳ |
| ۳۴ | کیوں ناخدائے اُمت تاخیر ہو رہی ہے .. .. .. | از شائقؔ | ۳۵ |
| ۳۵ | بشر نور ربّ العلےٰ بن کے آیا .. .. .. | از اکبر | ۳۵ |
| ۳۶ | تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری .. .. | از کیفؔ | ۳۶ |
| ۳۷ | مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں .. .. | از نامعلوم | ۳۷ |
| ۳۸ | اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتاں آزری .. .. | از خسرو | ۳۷ |


Marfat.com

| نمبر شمار | طرح نعت | تخلص یا نام شاعر | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۳۹ | صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ .. .. .. .. .. | از محسن | ۳۸ |
| ۴۰ | وصلی اللہ علی نورٍ کزو شد نورہا پیدا .. .. .. .. | از مولانا جامی رح | ۳۹ |
| ۴۱ | زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے .. .. .. .. | از امیر | ۴۰ |
| ۴۲ | تَرَحَّم یا نَبِیَّ اللّٰہ تَرَحَّم .. .. .. .. | از مولانا جامی رح | ۴۰ |
| ۴۳ | قافلے جبکہ مدینے کی طرف جاتے ہیں .. .. .. .. | از مسکین | ۴۱ |
| ۴۴ | ابر رحمت کی وہ محشر میں گھٹائیں آئیں .. .. .. .. | از نامعلوم | ۴۲ |
| ۴۵ | ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا .. .. .. .. | از حافظ | ۴۳ |
| ۴۶ | کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات .. .. .. | از امیر | ۴۳ |
| ۴۷ | بحرِ حقیقت نور سراسر صلی اللہ علیہ وسلم .. .. .. .. | از طالب | ۴۴ |
| ۴۸ | ذرّے ذرّے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے .. .. .. | از امیر | ۴۵ |
| ۴۹ | شانِ زیبائے حبیبِ کبریا کچھ اور ہے .. .. .. | از کاؔفی | ۴۶ |
| ۵۰ | دِل چھین لیا اِک جوان عربی نے .. .. .. .. | از عبد | ۴۷ |
| ۵۱ | ترا تذکرہ ہے اتیری گفتگو ہے .. .. .. .. | از امیر | ۴۷ |
| ۵۲ | حضور اٹھئے شہنشاہ دوعالمؐ نے بلایا ہے .. .. | " " | ۴۸ |
| ۵۳ | عارض است ایں، یا قمر یا لالۂ احمر است ایں .. .. | از مولانا جامی رح | ۵۰ |
| ۵۴ | یہ گیا، وہ گیا، وہ نہاں ہو گیا .. .. .. .. .. | از رضا | ۵۱ |
| ۵۵ | کوئی راز نہ تھا کہ عیاں ہوا، کوئی پردہ نہ تھا کہ اٹھا نہ رہا .. | از حافظ | ۵۲ |
| ۵۶ | طفیلِ سرورِ عالمؐ ہوا سارا جہاں پیدا .. .. .. .. | از کافی | ۵۳ |
| ۵۷ | مذکورِ آمدشہِ ہر دو سرا ہے آج .. .. .. .. | از کیفی | ۵۴ |
| ۵۸ | میں خاکِ درِ مصطفیٰؐ چاہتا ہوں .. .. .. .. | از وفا | ۵۵ |


Marfat.com

| نمبر شمار | طرح نعت | تخلص یا نام شاعر | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۵۹ | وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں .. .. .. | از متین | ۵۵ |
| ۶۰ | اجڑے وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو .. .. .. | از تمیز | ۵۶ |
| ۶۱ | خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا .. .. .. .. | از سرور | ۵۶ |
| ۶۲ | دیکھا نہ عرش نے تیرے عالی مقام کو .. .. .. | " | ۵۷ |
| ۶۳ | محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے .. .. .. .. .. | " | ۵۸ |
| ۶۴ | نبیؐ کا کون ہے دونوں جہاں میں ثانی .. .. .. | " | ۵۹ |
| ۶۵ | اے بذاتِ تو مزین مسند پیغمبری .. .. .. | از ابوالمعالی | ۵۹ |
| ۶۶ | ہر کسی کے ہیں جناب مصطفےٰؐ حاجت روا .. .. .. | از سرور | ۶۱ |
| ۶۷ | ختم ہے کس پہ ہوئی پیغمبری تیرے بغیر .. .. | " | ۶۲ |
| ۶۸ | خوشہ چیں ہیں آپ کے اسکندر و دارا و جم .. .. | " | ۶۲ |
| ۶۹ | اِنْ تَلَتْ یَا رِیحَ الصَّبَا یَوْماً اِلٰی اَرْضِ الْحَرَام .. | از زین العابدین | ۶۳ |
| ۷۰ | مُحَمَّدٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ حَبِیْبٌ .. ..... | از نامعلوم | ۶۴ |
| ۷۱ | راستہ شہر مدینے کا بتا دو کوئی .. .. .. .. | از شوقی | ۶۵ |
| ۷۲ | اَلسَّلام اے عالم اُمّی لقب عالی نسب .. .. .. | از نامعلوم | ۶۵ |
| ۷۳ | کرم کا، خُلق کا، جود و سخا کا، لطف و احساں کا .. | از قادری | ۶۶ |
| ۷۴ | یاد جب صورتِ محبوب خدا آتی ہے .. .. .. | از نامعلوم | ۶۷ |
| ۷۵ | بختِ برگشتہ مرا بختِ سکندر ہو جائے .. .. .. | از کافی | ۶۸ |
| ۷۶ | دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پہ خدا خدا .. .. .. | از ہنر | ۶۸ |
| ۷۷ | سر مرا ہے در تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ .. .. | از ہنر | ۶۹ |
| ۷۸ | شمع میں وہ ہے اگر رہتا، تو پروانے میں کون .. .. | از حافظ | ۷۰ |


Marfat.com

| نمبر شمار | طرح نعت | تخلص یا نام شاعر | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۷۹ | جو محمدؐ سے ملے اس سے خدا ملتا ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ | از بندہ | ۷۰ |
| ۸۰ | ہوں اسیر حلقۂ گیسوئے فخر ابرار ۔۔ ۔۔ ۔۔ | از امیر | ۷۱ |
| ۸۱ | موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۱ |
| ۸۲ | شمشیر کا زباں سے لیتا ہوں کام روز ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۲ |
| ۸۳ | یا نبیؐ ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۳ |
| ۸۴ | اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۳ |
| ۸۵ | سوز حاصل ہے مجھے، ساز نہیں ہے تو نہ ہو ۔۔ ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۴ |
| ۸۶ | امت کے دل ہیں تیری بدولت بڑھے ہوئے ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۵ |
| ۸۷ | لاؤ نہ مرا نامۂ عصیاں مرے آگے ۔۔ ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۷۶ |
| ۸۸ | دل آپ سے قربان جان آپ سے صدقے ۔۔ | 〃 〃 | ۷۷ |
| ۸۹ | چشم رحمت میں گزر کیجیے آنسو ہو کر ۔۔ ۔۔ ۔۔ | مولوی محمد محسن (محسن) | ۷۷ |
| ۹۰ | کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستان کے لئے ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 〃 〃 | ۷۸ |
| ۹۱ | کیا راز و نیاز آج ہے بندہ میں خدا میں ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 〃 〃 | ۷۹ |
| ۹۲ | سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 〃 | ۷۹ |
| ۹۳ | الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں ۔۔ | از سر اقبال | ۸۲ |
| ۹۴ | بیگانہ شے پہ نازش بیجا بھی چھوڑ دے ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۸۴ |
| ۹۵ | قبضے سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی ۔۔ | 〃 〃 | ۸۵ |
| ۹۶ | نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ! ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۸۶ |
| ۹۷ | یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ! ۔۔ ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۸۶ |
| ۹۸ | فغان نیم شبی بے نوائے راز نہیں ۔۔ ۔۔ | 〃 〃 | ۸۷ |


Marfat.com

| نمبر شمار | طرح نعت | تخلص یا نام شاعر | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۹۹ | میرے آقا مرے سلطاں مدینے والے .. .. .. | از بیدمؔ وارثی | ۸۸ |
| ۱۰۰ | مرے درد نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو .. .. | " " " | ۸۸ |
| ۱۰۱ | مردِ مسلمان .. .. .. .. .. .. | از سر اقبالؔ | ۹۰ |
| ۱۰۲ | یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا .. .. | از بیدمؔ وارثی | ۹۰ |
| ۱۰۳ | ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطا پوشی .. .. | " " " | ۹۱ |
| ۱۰۴ | جسے ہونا ہو کچھ، خاکِ درِ جاناں نہ ہو جائے .. .. | " " " | ۹۱ |
| ۱۰۵ | تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے .. .. .. | " " " | ۹۲ |
| ۱۰۶ | مجھ کو ترے کرم، تری رحمت پہ ناز ہے .. .. | " " " | ۹۳ |
| ۱۰۷ | نہ سمجھوں راز داں کی میں نہ میری راز داں سمجھے .. | " " " | ۹۴ |
| ۱۰۸ | نہ میں عجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی .. .. .. | از سر اقبالؔ | ۹۵ |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

## مالک الملک لاشریک لہٗ

(از شمس تبریزؒ)

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مالکُ الملک لاشریک لہٗ | وحدہٗ | لا الٰہ | الا | ہُو |
| عاشقان جان و دل نثار کنید | بر درِ | لا الٰہ | الا | ہُو |
| مصطفیٰؐ یافت در شبِ معراج | خلعتِ | لا الٰہ | الا | ہُو |
| صوفیان گر بہشت می طلبند | ذکر شان | لا الٰہ | الا | ہُو |
| باغبانِ قدیم لم یزلی | صفتش | لا الٰہ | الا | ہُو |
| طوقِ لعنت فگند بر ابلیس | سطوتِ | لا الٰہ | الا | ہُو |
| مومناں را نعیم شد روزی | برکت | لا الٰہ | الا | ہُو |
| خوش درخت است درمیان جنان | میوہ اش | لا الٰہ | الا | ہُو |

شمس تبریز اگر خدا طلبی

خوش بخوان لا الٰہ الا ہُو

# زمانے میں رواں دریائے فیضانِ محمدؐ ہے

(از نیرؔ)

جہاں میں رحمۃ اللعالمین شانِ محمدؐ ہے
زمانے میں رواں دریائے فیضانِ محمدؐ ہے

بہارِ سیدِ محبوبی ہے سُبحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی
فاوحٰی بوئے گلہائے شبستانِ محمدؐ ہے

وہ خورشیدِ رسالت ہیں وہ شمع بزمِ وحدت ہیں
زمانہ جلوہ زارِ روئے تابانِ محمدؐ ہے

سکندر اور سلیماںؑ ہیں محمدؐ کے غلام اب بھی
کہ بالاتر جہاں میں شوکتِ شانِ محمدؐ ہے

خدا کی حکمرانی کے عجب انداز ہیں نیرؔ
رواں کونین میں ہر سمت فرمانِ محمدؐ ہے

# نگاہ عاشق کی ڈھونڈ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر

(از سر اقبال)

نگاہ عاشق کی ڈھونڈ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار مُنہ کو چھپا چھپا کر

بتائے دیتے ہیں اے صبا ہم یہ گلستانِ عرب کی بو ہے
مکر نہ اب ہاتھ لا ادھر کو وہیں سے تو لائی ہے اُڑا کر

بہارِ جنت کو کھینچتا تھا مجھے مدینے سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اس کو ٹالا بٹے بہانے بنا بنا کر

شہیدِ عشقِ نبیؐ کے مرنے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی ہمارے مرنے پہ زہر کھا کر

شہیدِ عشقِ نبیؐ ہوں میری لحد پہ شمع قمر جلے گی
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید سے جلا کر

ہنسی بھی کچھ نکل رہی ہے مجھے بھی محشر میں تاکتی ہے
کہیں شفاعت نہ لے گئی ہو میری کتابِ عمل اُٹھا کر
رکھی ہوئی کام آ ہی جاتی ہے جنسِ عصیاں عجیب شے ہے
کوئی اسے پوچھتے پھرے ہے زرِ شفاعت دکھا دکھا کر
خیالِ راہِ عدم سے اقبالؔ در پہ تیرے ہوا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صلہ میری نعت کا عطا کر

# وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں

(از ظفر علی خاں)

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے ہر اک گنبد پر
وحدت کی تجلی کوند گئی آفاق کے سینہ زاروں میں
وہ جنس نہیں ایماں جسے لے آئیں دُکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈھنے سے ملے گی عاقل کو قرآن کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

Marfat.com

# شفیع الوریٰ ہے محمدؐ ہمارا

(از معظم)

حبیبِ خدا ہے محمدؐ ہمارا
شہ انس وجاں ہے محمدؐ ہمارا

فلک پر گیا ہے محمدؐ ہمارا
خدا سے ملا ہے محمدؐ ہمارا

خدا سے ہے کم اور سب سے زیادہ
دو جگ میں بڑا ہے محمدؐ ہمارا

نہ پایا کوئی حق کی وحدت کا مطلب
مگر جانتا ہے محمدؐ ہمارا

زمانہ کو جس نے رہ حق دکھایا
وہی بینوا ہے محمدؐ ہمارا

معظم ہمیں اپنے عصیاں کا غم کیا
شفیع الوریٰ ہے محمدؐ ہمارا

# روزِ ازل سے چوٹ ہے دل پر لگی ہوئی

(از عزیب)

ہے آنکھ سوئے کوئے پیمبر لگی ہوئی
یثرب کی دُھن ہے دل کو برابر لگی ہوئی

چاروں طرف سے آئے ہیں دیدار کیلئے
اک بھیڑ زائروں کی ہے در پر لگی ہوئی

بھاگو چلو کہ حشر میں آئے ہیں مصطفےٰؐ
دوڑو سبیل ہے شہِ کوثر لگی ہوئی

مدت سے داغ عشق محمدؐ جگر میں ہے
روزِ ازل سے چوٹ ہے دل پہ لگی ہوئی

ہے آرزو کہ حشر میں جب گور سے اٹھوں
ہو تن پہ خاک کوئے پیمبر لگی ہوئی

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین دیکھ لو
ہے کس کی مہر ماتھے کے اوپر لگی ہوئی

جنت میں آپ جائیں گے جس دم بصد شان
اُمت بھی ہوگی ساتھ برابر لگی ہوئی

چل اے غریب شہر مدینہ کو جلد چل
غافل نہ ہو کہ موت ہے سر پہ لگی ہوئی

# محمد مصطفےٰؐ! گنج سعادت کے امیں تم ہو

(از نامعلوم)

محمد مصطفےٰؐ! گنج سعادت کے امیں تم ہو
شفیع المذنبیںؐ ہو رحمۃ اللعالمیںؐ تم ہو

ہوئی تکمیل دیں تم سے کہ ختم المرسلیںؐ تم ہو
رسالت ہے اگر انگشتری اسکے نگیں تم ہو

نہ ہوتے تم تو عرش و فرش کا نقشہ نہ جم سکتا
یہ دنیا اعتباری تھی حقیقت آفریں تم ہو

مبرا کر دیا تم نے خدا کو ذمہ داری سے
کہ ختمِ حجتِ حق کی نشانی بالیقیں تم ہو

نمکدانِ خوانِ ہستی کا تمہارا حُسن دلکش ہے
خدا جس پہ ہوا سو جاں سے شیدا وہ حسیں تم ہو

اگر پروردگارِ انس و جاں کو ہم نے پہچانا
بلا شبہ و بلا شک اس کی وجہ اولیں تم ہو

تمہارا خوف ہو دل میں تو بیڑا پار ہے اپنا
خدا کا ڈر نہیں ہم کو حبیب اللہ کے ہم نشیں تم ہو

تمہاری یاد ہو جس دل میں اس دل کا ہی کیا کہنا
مکاں ہے گا عجب ہی شان کا جس کے مکیں تم ہو

ہوئی کافور ظلمت کفر کی جس کی شعاعوں سے
زمانہ پر یہ روشن ہے کہ وہ مہر مبیں تم ہو

نہ ہوتا تم تھا کا نشاں کیوں آشکارا جب
علم بردارِ حق تم ہو سپہ سالارِ دیں تم ہو

ہوا اسلام کا شرمندۂ احساں جہاں سارا
ہر اک اقلیم پر برسا گئے دُرِ ثمیں تم ہو

لقب خیر الامم جس کو دیا تاریخ عالم نے
اس امت کے نگہباں اس زمانے میں تمہیں تم ہو

# آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے

(از آغا حشر)

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو ہٹ جاؤ دیدو راہ جانے کیلئے

اے دعا ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا اب پھیر دے رخ گردشِ ایام کے

صلح تھی کل جن سے اب وہ برسرِ پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں درپئے آزار ہیں

ڈھونڈتے ہیں اب مداوا سوزشِ غم کے لئے
کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لئے

رحم کر اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت سے ہیں

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

---

# دلِ مسلم میں پیدا جذبۂ منصور ہو جائے

(از عطا)

دعائے نیم شب یا رب میری منظور ہو جائے
فروغِ نورِ وحدت سے جہاں معمور ہو جائے

نہ لائے خطرۂ دار و رسن کو اپنی خاطر میں
دلِ مسلم میں پیدا جذبۂ منصور ہو جائے

ہلا دے قیصرِ استبداد کی بنیاد سنگیں کو
مسلماں بادۂ توحید سے مخمور ہو جائے

Marfat.com

بہار آ جائے اسلام کے اُجڑے گلستاں میں
ہلاکت آفریں دورِ خزاں پھر دُور ہو جائے

زمانہ جلوۂ زارِ روئے تابانِ محمدؐ ہو
ہر اک تارِ نفس موجِ شرارِ طُور ہو جائے

درخشندہ ستارے ہوں فروزاں مہرِ رُخ ملت ہو
نفاق باہمی اسلام سے کافور ہو جائے

خدایا وہ عطا کر کہ ہم ضعیفوں کو توانائی
جو ظالم ہو ہمارے آگے وہ مجبور ہو جائے

# مسلماں کو بنایا رازِ وحدت کا امیں تو نے

(از بشیر احمد زار بی اے راکسن)

بیاباں کو بنایا غیرتِ خلدِ بریں تو نے
چمن میں کر دیا ہر گل کو نکہت آفریں تو نے

حیات اک آئنہ تھی آئنہ میں عکس تھا تیرا
جہاں نما تھم تھا خاتم کو بسایا اے نگیں تو نے

ہوا سرو چمن دلدادۂ پابندئ الفت
بلا کا گیت گایا قمریٔ اندوہ گیں تو نے

کہیں کثرت کا چرچا تھا کہیں تثلیث کا جھگڑا
مسلماں کو بنایا رازِ وحدت کا امیں تو نے

ضیائے مہرِ الفت سے ہوئی بزمِ جہاں روشن
سراسر شمعِ گردوں سے درخشاں کی زمیں تو نے

تڑپتی تھیں دمِ نظارگی فردوس میں حوریں
بنایا قیس کو جب لیلئے محمل نشیں تو نے

ٹپکتی تھی تری تصویر سے صورتگری اس کی
دکھائی انجمن میں شانِ صورت آفریں تو نے

فروغِ مہر سے روشن کیا صحرا کے ذرّوں کو
ستاروں میں دکھائی تابشِ ماہِ مبیں تو نے

عجم میں دورِ کذب و افترا کا ہو چکا آخر
میانِ ہاشمی سے جب نکالی تیغ کیں تو نے

عرب کی قوم تھی مستِ خمارِ عشرتِ فانی
نہیبِ ہمت کی دی آواز اک عزم آفریں تو نے

Marfat.com

نبی ہر جہاں کے لئے تیر بلا پہلی نظر تیری — دلوں میں گڑ گئی کی جب نگاہ واپسیں تو نے
ہوئی کافور دم میں وہ بشر کی بس بھری طینت — ہر محفل میں پلایا ایک جام رنگیں تو نے
پریشاں نکہت حق کو کیا بادِ نبوت نے — چمن آرا کیا پھولوں کو برگ یاسمیں تو نے
خوشا وہ دن کہ تھا غارِ حرا خلوت گہ مکیں — خوشا وہ شب کہ پایا لامکاں میں اک مکیں تو نے
ملائک نے کہا سوئے فلک خیر البشر آیا — شہ افلاک سے پایا خطاب شاہ دیں تو نے

یہ لالہ زار تھا تیرا وہ اک گلزار تھا تیرا
بنایا ہند کو گلشن بنایا ملک چیں تو نے

---

# گناہ اُمت کے بخشانے کو محبوب خدا آئے

(از انور)

فلک پر جس گھڑی حضرت محمد مصطفےٰ آئے
ملک تعظیم کو پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ آئے

بہم حور و ملک کہتے تھے امت کی شفاعت کو
گناہ امت کے بخشانے کو محبوبِ خدا آئے

بچھایا جا بجا فرشِ منور حور و غلماں نے
زمیں سے عرش پر جس دم محمد مصطفےٰ آئے

کہا روح الامیں نے دیکھئے کس شان و شوکت سے
شبِ معراج کو کس دھوم سے صلِّ علیٰ آئے

کفِ پا چوم کر بولے ملائک عرش کے پیارے
محمد صاحبِ لولاک تاجِ ھَل اَتیٰ آئے

Marfat.com

گھر انجم کے وارے چرخ نے خوش ہو کے حضرت پر
گئے جب عرش پر محبوبِ ربِّ کبریا آئے

جھکے تعظیم کو لوح و قلم عرش بریں انور
کہ جب عرشِ معلّٰی پر امامِ دوسرا آئے

# تمنائے محبوب تڑپا رہی ہے

(از مغموم)

ریاضِ مدینہ کی بُو آ رہی ہے　تمنائے محبوب تڑپا رہی ہے
فرشتوں نے پایا نہ حوروں نے دیکھا　میری آنکھ جو جلوہ دکھلا رہی ہے
فزوں جوش اور تنگ ہے ساغرِ دل　شرابِ محبت چھلک جا رہی ہے
پیمبرؐ کے روضہ پہ چھڑکاؤ ہوتا　میری آنکھ جو اشک برسا رہی ہے
نہ چھیڑے فلک عاشقانِ نبیؐ کو　قضا سر پہ کیا تیرے منڈلا رہی ہے
تبِ ہجر اور یادِ مژگانِ حضرت　مری فصدِ دل آج کھلوا رہی ہے
لحد میں نکیرین گھیرا رہے ہیں　سزا سر پہ کیا تیرے منڈلا رہی ہے
سمٹ جا رہی ہے گناہوں کی وُسعت　شفاعت جو دامن کو پھیلا رہی ہے
دلِ مردہ میں جان باقی رہی کیا　محبت مدینے کی گرما رہی ہے
بھنور سے نکالو اُسے شاہ بطحےؐ　مری کشتی عمر چکرا رہی ہے
بُلا لو مجھے پاس اپنے خدا را　دکن میں میری روح گھبرا رہی ہے
کرو مجھ کو سیراب آبِ بقا سے　مری تشنگی ہائے چلّا رہی ہے

دمِ نزع یا مصطفےؐ یا محمدؐ
صدا دل سے مغموم کے آ رہی ہے

# اے بے نیاز! مجھ کو دلِ بے نیاز دے

(از نشتر)

موسیٰؑ کو صبر، خضرؑ کو عمرِ دراز دے
اے بے نیاز! مجھ کو دلِ بے نیاز دے

تقدیرِ کائنات کو دیکھے جو بے حجاب
پروردگار! وہ نگہِ عرش ناز دے

صیادِ فتنہ گر نے بچھایا ہوا ہے جال
بالِ عقاب و چنگلِ صد شاہباز دے

بحرِ بلا میں ڈوب کے نکلوں میں سر بکف
مجھ تفتہ دل کو وہ جگرِ غم گداز دے

وہ آنکھ دے جو پھول میں خوشبو کو دیکھ لے
اس جلوہ گاہ میں دلِ دانائے راز دے

اے حسن! التفات کہ سر خم کیے ہے عشق
شمشیرِ ناز سے شرفِ امتیاز دے

ظلمت گہِ عدم میں جو شمعِ حیات ہو
وہ عشق کا شیرازۂ ہستی گداز دے

دنیا میں ضربِ گنبدِ خضرا نصیب کر
عقبیٰ میں ظلِ دامنِ شاہِ حجاز دے

---

# ہاں! اے رسولِ عربیؐ پھر معجزہ دکھا دے!

(از عزیز منصوری)

ظلمت کا اس جہاں سے نام و نشاں مٹا دے
ہاں! اے رسولِ عربی پھر معجزہ دکھا دے

سوتوں کو جو جگا دے مردوں کو جو جلا دے
اے ہاشمی قریشی ایسی نوا سنا دے

تشنہ لبی سے تیری اُمت تڑپ رہی ہے
ساقیٔ حوضِ کوثر جامِ بقا پلا دے

دردِ نہاں سے شاہا جانوں پہ بن رہی ہے
تجھ بن نہیں ہے کوئی جو آن کر شفا دے

اعداء پہ جب کہ مولا تیرا کرم رہا ہے
قیدِ غم و الم سے اپنوں کو بھی چھڑا دے

کس کو سُنائیں جا کر یہ حالِ زار اپنا
بگڑی بنانے والے بگڑی ہوئی بنا دے

Marfat.com

غفلت نے اپنی ہم کو بے خانماں بنایا ۔۔۔ اُجڑی پڑی ہے بستی آقا اسے بسا دے
بچھڑے ہیں کارواں سے مولا ہمیں ملا دے ۔۔۔ پہنچے کوئی خدارا بانگِ جرس سنا دے
کہہ دے کوئی یہ جاکر سالارِ کارواں سے ۔۔۔ خوابِ گراں سے آکر ہم کو ذرا جگا دے
نے ساربان پہنچا نے کارواں باشی ۔۔۔ اتنا نہیں ہے کوئی جو زادِ راہ دلا دے
منزل کٹھن ہے آگے ڈر ہے نہ مٹیں ہم ۔۔۔ ہمت کوئی دلا دے ڈھارس کوئی بندھا دے
ریگ رواں میں اپنا نقشِ قدم ہوا گم ۔۔۔ اے خضرِ رہ آجا رستہ ہمیں بتا دے
وقت مدد ہے آنا اسلام مٹ رہا ہے ۔۔۔ کوئی رہبر بنا دے کوئی چارہ گر ملا دے
آہ و بکا کو سن لے اے عز و شان والے ۔۔۔ گنبد سے اپنی صورت معجز نما دکھا دے
اے رحمتِ دو عالم کرنا ذرا اشارہ ۔۔۔ یہ ڈوبتا سفینہ آئے اچھل ہمارا
طوفاں بپا ہے مولا منجدھار میں گھرے ہیں ۔۔۔ کالی گھٹا ہے چھائی ملتا نہیں کنارا
جانوں پہ بن رہی ہے زوروں پہ ہے تلاطم ۔۔۔ اے ناخدائے کشتی کچھ مدد خدارا
اس رنج و بے کسی میں آتی ہے یاد تیری ۔۔۔ وقتِ فغاں لبوں پہ بس نام ہے تمہارا
بچنے کی کوئی صورت آقا نہیں ہماری ۔۔۔ تجھ بن نہیں ہے کوئی جو دے ہمیں سہارا
ڈھارس بندھانے والے بگڑی بنانے والے ۔۔۔ اے بے کسوں کے والی کرنا مدد خدارا
تو ہی ہے رنج و غم سے ہم کو چھڑانے والا ۔۔۔ ہم لاجرم ہیں تیرے اپنا ہے تو ہی پیارا
اس درد کو اے مولا کیسے تمہیں دکھا دیں ۔۔۔ یہ داستانِ غم ہے جاکر کسے سنا دیں
حالِ زبوں ہمارا دیکھا نہیں ہے جاتا ۔۔۔ بیچارگی کے صدمے کب تک پڑے اٹھائیں
بگڑی میں کوئی یاور بنتا نہیں کسی کا ۔۔۔ خاکِ حرم سے پھر کیوں اپنی جبیں اٹھائیں
اے سرورِ دو عالم ہے آرزو یہ دل کی ۔۔۔ ہم تیرے نام لیوا تجھ پہ نثار جائیں
دنیا میں کوئی مونس اپنا نہیں ہے آقا ۔۔۔ بگڑی بنے گی مولا جب آپ ہی بنائیں
جورِ فلک سے اُمت بیحال ہو رہی ہے ۔۔۔ لاچار ہو کے مسلم دیتے ہیں یہ دعائیں

Marfat.com

دستِ کرم اٹھانا اے ہاشمی قریشی
مقبولِ کبریا ہیں ساری تیری دعائیں

کیا کیا تمہیں سنائیں اس درد کے فسانے
خوابِ گراں سے گزرے ہم کو کئی زمانے

دنیا سے بےخبر ہیں مدہوش سو رہے ہیں
اُٹھے نہ ہم اگرچہ آئی اجل جگانے

غفلت نے اپنی ہم کو ہے دربدر پھرایا
نکہت مٹا چکی ہے اسلاف کے فسانے

پوچھو نہ ہم سے آقا کیا کچھ گذر رہی ہے
دن رات بن رہے ہیں اعدا کے ہم نشانے

نام ونشاں اپنا پھر بھی نہیں مٹے گا
گو لاکھ آئے ہم کو دورِ زماں مٹانے

دولت لٹی ہماری عزت گئی ہماری
برتے پہ کس کے اٹھیں سنبھلیں تو کس بہانے

ہاں ایک نام تیرا اے رحمتِ دو عالمؐ
ہے حرزِ جاں بنایا اپنے لئے خدا نے

# یاد آگئی مجھ کو شبِ معراج ختم المرسلینؐ

(از مولانا علی حیدر طباطبائی)

یاد آگئی مجھ کو شبِ معراج ختم المرسلینؐ
تفسیر سبحان الذی اسریٰ اُنہیں اہل الیقیں

اک دم میں جاکر عرش پر پھر آئے شاہ بحر و بر
حیراں ہے عقلِ بشر ششدر رہے فکر نکتہ چیں

پہنچے شہ والا مکاں، اک آن میں تا لامکاں
حائل زماں ہو یا مکاں اس نور کو ممکن نہیں

تفصیل اس اجمال کی مجھ سے سُنے گر فلسفی
اک آن کی تقسیم میں گر دیں گے ایام و سنیں

لائے براق برقدم چابک عناں چابک قدم
پیر شہ عالی ہمم گردوں سے جبریل امیں

بطحا سے شاہ بحر و بر، فوراً ہوئے گرمِ سفر
تا مسجد اقصیٰ گئے ناطق ہے قرآن مبیں

آگے تھے شاہِ دو جہاں، محو نماز ذکر حق
پیچھے صفیں باندھے ہوئے سب انبیا و مرسلیںؑ

اک جام شیر اک جام مے لائے حضور مصطفےؐ
وہ شیر شاہؐ نے لے لیا چھوڑی شراب ساتگیں

پھر آیت قوسین سے ثابت ہے یہ بھی بے گماں
قوسین تک تھا جلوہ محبوبِ رب العالمیں

Marfat.com

تھی شاہ والا کی نظر مصداق مازاغ البصر
پھر آئے آپؐ افلاک پر دیکھے آئے فردوس میں

وہ طلح منضود اک طرف وہ سدر مخضود اک طرف
وہ ظل ممدود اک طرف جس میں خراماں حور عین

خنداں گل تر اک طرف لبریز ساغر اک طرف
تسنیم و کوثر اک طرف جس میں مے و ماء معین

نصف النہار خلد پر اس وقت طالع تھا قمر
جنت کی چاروں ندیاں شوق زیارت میں بڑھیں

اک نہر میں شیریں تھا آب اک نہر میں تھا شیر ناب
اک نہر میں جاری شراب اک نہر میں تھا انگبیں

چرخ مقرنس سے بڑھے بام ملوکب پر چڑھے
نقش قدم پر آپؐ کے آنکھیں ستاروں نے ملیں

شعری تھا کلب آستاں اور نسر مرغ پر فشاں
دلو فلک اک آب پاش اور سنبلہ اک خوشہ چیں

عیوق تھا اک دیدباں بہر حصار آسماں
کف الخضیب اک مشعل دار رہ سلطان دیں

پھر چرخ اطلس کی طرف رفرف ہوا فرفر رواں
رفتار تھی ملح البصر یا جنبش چشم یقیں

تھا محو اس کی دید میں گردن کو پھیرے آسماں
اور دیکھتے تھے فرقدیں اس کو لگا کر دوربیں

راکب کے دل میں بھی ابھی جس کا خیال آیا نہ تھا
دل کے ارادہ سے بھی کچھ پہلے یہ جا پہنچا وہیں

اس ذرہ و تنزیہ پر آیا شہ دیں کو نظر
الٹا ہوا جام قمر سیدھا رخ مہر مبیں

مہر نبوت کا شرف اس وقت ظاہر ہو گیا
یعنی زمین و آسماں ہیں شاہؐ کے زیر نگیں

تھی چرخ اطلس پر عیاں نور جبیں سے دھوپ چھاں
اللہ رے قرب و عروشاں پہنچے کہاں سلطان دیں

طے کر کے راہ کہکشاں قوسین تک آئے حضورؐ
سدرہ سے بڑھ جاتے اگر جلتے پر روح الامیں

دیکھی عجب تابندگی آیا خیال بندگی
جا کر قریب ساق عرش الٹی وضو کو آستیں

تا دیر سجدہ میں رہے مطلب جو دل کے تھے کہے
پھر ساجد و مسجود میں کچھ راز کی باتیں رہیں

سید کا دل تھا آئینہ اور عکس وحی کبریا
جو حرف تھا بے صوت تھا جو بات تھی وہ دل نشیں

خلعت شفاعت کا ملا حسن رسالت کا صلہ
پایا خطاب اللہ سے حضرتؐ نے ختم المرسلیںؐ

حق سے تقرب کیلئے تخصیص کیا ہے عرش کی
جلوہ ہے اس کا ہر جگہ موجود ہے وہ ہر کہیں

لیکن یہ مقصود اس سے تھا سب جان لیں پہچان لیں
ہیں مصطفےٰؐ کونین میں اللہ کے عہد گزیں

رہتا ہوں میں شام و پگاہ شہ کا ثنا خواں ہر جگہ
میری طرف بھی اک نگہ یا رحمۃ اللعالمین ؐ

# جس سے اڑ جاؤں مدینے وہ ہوا کونسی ہے

(از بیخود)

جس سے پھر زخم ہرے ہوں وہ دوا کون سی ہے
جس سے اڑ جاؤں مدینے وہ ہوا کون سی ہے
میرے دل میں تو نہیں کوئی چمک نیکی کی
جس سے پُر نور ہو سینہ وہ ضیا کون سی ہے
یوں تو خوشبو میں بھری یاد سحر پھرتی ہے
جس میں ہو بوئے مدینہ وہ صبا کون سی ہے
جس سے ہوں وقت نزع مشکلیں آساں اپنی
ہاں بتا شافیٔ محشر وہ دعا کون سی ہے
لے لیا دہر میں بیخود نے سہارا تیرا
اس کی امید بھلا تیرے سوا کون سی ہے

# اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب

(از مولانا ظفر علی خاں)

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب — صبح ازل ہے تیری تجلّی سے فیض یاب
زینت ازل کی ہے تو ہے رونق ابد کی تو — دونوں میں جلوہ ریز ہے تیرا ہی رنگ و آب
چوما ہے قدسیوں نے تیرے آستانہ کو — تھامی ہے آسماں نے جھک کر تیری رکاب

58799

Marfat.com

شایاں تجھ کو سرورِ کونین ص کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین کا خطاب

برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم تیرا
آدم ع کی نسل پر ترے احسان ہیں بےحساب

خیر البشر ہے تو، تو ہے خیر الامم وہ قوم
جن کو ہے تیری ذاتِ گرامی سے انتساب

لیکن یہ قوم آج زمانہ میں ہے ذلیل
حالانکہ تھی تمام زمانہ میں انتخاب

مغرب کی دستبرد سے مشرق ہوا تباہ
ایماں کا خانہ کفر کے ہاتھوں ہوا خراب

# میرا ترانہ ہندی میری نوا حجازی

(از مجید ملک)

لائی سحر فلک سے پیغام پاکبازی
اللہ کی بارگہ میں حاضر ہوئے نمازی

اٹھ مست خواب غفلت اللہ کا نام لے کر
ہے وقت چارہ جوئی ہے وقت چارہ سازی

خالق سے لو لگانا خلقت سے پیار کرنا
یہ عشق ہے حقیقی، وہ عشق ہے مجازی

ہیں تیری جستجو میں تو بزم ہاؤ ہو، میں
وہ میری بیقراری، یہ تیری بے نیازی

حسن اور عشق دونوں ہیں نورِ آسمانی
اک نورِ جاں نوازی، اک نورِ جاں گدازی

میں آبشارِ کوہی، میں رودِ بارِ صحرا
میرا ترانہ ہندی، میری نوا حجازی

آئی ہے آسماں سے جائیگی آسماں پر
میری سخن سرائی میری سخن طرازی

# عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے

(از امیر مینائی)

عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے
زیارت کو ہماری روح مدت سے ترستی ہے

Marfat.com

تصور میں ہے تصویرِ محمدؐ گرد دپھرتی ہے
ہماری بُت پرستی درحقیقت حق پرستی ہے

پری کو حور کو کیا دیکھیں تیرے دیکھنے والے
کن آنکھوں میں شوخی ہے کہ کن آنکھوں میں پستی ہے

مزہ ہے زندگانی کا یادِ محبوبِ الٰہی میں
جو غفلت میں بسر ہو موت سے بدتر وہ ہستی ہے

چلا چل بند آنکھیں شوق سے راہ مدینہ میں
زمیں ہے صاف آئینہ بلندی اور پستی ہے

مدینے کو امیوؔ اب ہند سے چل چونک اے غافل
یہ کیسی نیند سوتا ہے یہ کیسی تیری مستی ہے

# اگر ذرّے کو چاہے پل میں وہ رشکِ قمر کر دے

(اثر حسن)

کوئی جا کر رسولِؐ پاک سے میری خبر کر دے
غمِ فرقت نہیں اٹھتا ہے پتھر کا جگر کر دے

ہماری یہ شبِ فرقت الٰہی ہو گی کب حاصل
بہت بے چین ہے دل اے خدا جلدی سحر کر دے

شہنشاہِ مدینہ بس ابھی ہم کو طلب کر لیں
ہماری آہ میں خالق اگر میرا اثر کر دے

میں راضی ہوں خدا جنت میں بھیجے یا کہ دوزخ میں
اسی کی مہربانی ہے جدھر چاہے اُدھر کر دے

میں جھاڑوں اپنی پلکوں سے خدایا خاک گلیوں کی
مدینے میں الٰہی گر کہیں میرا گذر کر دے

عطا کی ہے محمدؐ کو الٰہی تو نے سب طاقت
اگر ذرّے کو چاہے پل میں وہ رشکِ قمر کر دے

Marfat.com

حسنؔ ہو جائے مستثنیٰ ابھی اک پل میں اے داور
ہمارے حال پر بھی لطف سے اک دم نظر کر دے

# کملی والے مجھے کملی میں چھپا لے آجا

(از بیان یزدانی)

خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹا لے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

بیکسی پر میری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوبِ خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

دم تیری دید کا آنکھوں سے لگا رکھا ہے
لے رہے ہیں تیرے بیمار سنبھالے آجا

ہوں سیاہ کار میرے عیب کھلے جاتے ہیں
کملی والے مجھے کملی میں چھپا لے آجا

دیکھتے ہیں مجھے پھر پھر کے ضعیفانِ صراط
ڈگمگاتے ہیں قدم کون سنبھالے آجا

وقف ہے تیرے لئے دولتِ کنزاً مخفی
کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا

پہنچا محبوب تو مشاطۂ رحمت نے کہا
خلعتِ ازلیں لے ناز کے پالے آجا

حق نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی
اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا

رنگ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں
اے گلِ گلشنِ لولاک نرالے آجا

صورتِ لالہ ہے پُر داغ بیانؔ کا سینہ
پڑ رہے ہیں تیرے بیمار کے لالے آجا

# دیکھو وہ شفاعت کے لئے آئے محمدؐ

(از کریمی)

کہتا تھا خدا دل میں نہ گھبرائے محمدؐ
بخشوں گا اسی کو جسے فرمائے محمدؐ

Marfat.com

موسےؑ کی ہوئی تا جبل طور رسائی
اور عرش معلے پہ رکھی جائے محمدؐ

عیسےؑ کو ہوا چرخ چہارم پہ ٹھکانا
تا پایۂ قوسین گئے پائے محمدؐ

یوسفؑ پہ تو عاشق تھی زلیخا ہی زلیخا
یاں خالق و مخلوق ہیں شیدائے محمدؐ

جبرئیل محمدؐ ہے میرے عرش کا تارا
اور ماہ فلک نور تجلائے محمدؐ

ایک ایک کو بخشوں گا سرِ عرصۂ محشر
اُمّت کی خطاؤں سے نہ شرمائے محمدؐ

دامن میں چھپا لو مجھے دامن میں چھپا لو
پردہ میرے عیبوں کا نہ کُھل جائے محمدؐ

غل ہوگا یہ محشر میں کہ اُمّتِ عاصی
دیکھو وہ شفاعت کے لئے آئے محمدؐ

فرمائے گا یہ محشر میں کریمی سے یہ مولا
چاہے جسے فردوس میں لے آئے محمدؐ

---

# قدموں میں مصطفےؐ کے میرا مزار ہوتا

(از اکبر)

قدموں میں مصطفےؐ کے میرا مزار ہوتا
وہ خاک پاک ہوتی میں خاکسار ہوتا

قدموں میں تیرے گرتا گلیوں میں تیری پھرتا
کبھی جاں نثار ہوتی کبھی اشکبار ہوتا

مولا مرے مجھے تم روضہ پہ گر بلاتے
کیوں زار زار روتا کیوں بے قرار ہوتا

غفار بخشش دیتا گر تم اشارہ کرتے
میرا جہاز عصیاں طوفاں سے پار ہوتا

مولا میری خبر لو گمراہ ہو چلا ہوں
کچھ اپنی زندگی کا نہیں اعتبار ہوتا

یہ بھلا ہوا کہ تو نے مجھے بخشوا یا ورنہ
میری برائیوں کا کیوں کر شمار ہوتا

ہے جاں بلب یہ اکبر ترے در سے دُور ہو کر
تیرا مزار ہوتا یہ جاں نثار ہوتا

# انبیاء دھوم مچاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

(از ظہیری)

مژدے ہر سُو سے یہ آتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں ‏ ‏ ‏ انبیاء دھوم مچاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
عالمِ قدس میں ہے شور، کہ وہ آتے ہیں ‏ ‏ ‏ کہتے جبرئیل یہ جاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
حوریں جنت سے نکل پڑتی ہیں اللہ رے خوشی ‏ ‏ ‏ جب کہ رضواں یہ سُناتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
آج معراج میں اللہ سے باتیں ہوں گی ‏ ‏ ‏ یہ ملک سب کو جتاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
مر گیا ہجرِ نبیؐ میں ہوں لحد میں رکھ دو ‏ ‏ ‏ واں نکیرین سُناتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
میں تو خود فرقتِ احمدؐ میں مرا جاتا ہوں ‏ ‏ ‏ لوگ کیوں مجھ کو ستاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
جاں نکلنے کا بہانہ ہے بہانہ اچھا ‏ ‏ ‏ ملک الموت سُناتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں
کر دیا شق قمر جس نے اشارہ کر کے ‏ ‏ ‏ ماہ نو ساتھ میں لاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

کب سے ہے منتظرِ دید ظہیری اُن کا
دیکھیئے پاس بلاتے ہیں، کہ وہ آتے ہیں

---

# واہ کس شان سے محبوب ہمارا نکلا

(از امیر)

واہ کس شان سے محبوب ہمارا نکلا ‏ ‏ ‏ دھوم افلاک پہ ہے عرش کا تارا نکلا
رات دن لاتے ہیں جبرئیلؑ سلام و پیام ‏ ‏ ‏ جس پہ عاشق ہیں وہ اللہ کا پیارا نکلا
نزع میں جلوۂ محبوب الٰہی دیکھا ‏ ‏ ‏ شُکر ہے ایک تو ارمان ہمارا نکلا
پھر گئی آنکھ میں اس ماہ نبوتؐ کی چمک ‏ ‏ ‏ جب چمک کر کوئی گردوں پہ ستارا نکلا
در سِ شافعی محشر جو مجھے یاد آیا ‏ ‏ ‏ مغفرت کے لئے یہ خوب سہارا نکلا

Marfat.com

گئے جبریلؑ جو فردوس میں لینے کو براق
ناز کرتا ہوا وہ شوخ خود آیا نکلا

آپ جو پیدا ہوئے چرخ پہ انجم نے کہا
یہ نیا آمنہؓ کے گھر میں ستارا نکلا

ہوئیں یعقوبؑ کی آنکھیں جو دوبارہ روشن
وہ بھی حضرتؐ ہی کا درپردہ اشارہ نکلا

شب معراج پھرے آپؐ تو یہ شور ہوا
ڈوب کر ابر میں پھر چاند دوبارہ نکلا

مژدہ بخشش کے لئے خلد سے حوریں آئیں
مرتے دم منہ سے جہاں نام تمہارا نکلا

اک جہاں قلزم آفات میں ڈوبا تھا امیر
بس نے اخلاص سے حضرتؐ کو پکارا نکلا

# جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا

(الّٰہ اکبرؔ)

جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا
کفر غارت ہوا بت گرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطان چھپانے لگا

بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوج ہر سمت بڑھنے لگیں پرچم اسلام کا جھگمگانے لگا

قصر کسریٰ کے کنگرے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتشکدوں کی بجھانے لگا سوکھے ساون میں پانی بہانے لگا

پھر تو بحر شریعت سے موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں بڑھیں
خاص اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامیں آنے جانے لگا

کیا بشر کیا ملک کیا زمین کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نور حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا

ہر طرف نور ایزد ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا

جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا ہوئے بجھنے جتنے تھے گھٹنے لگا
ساتھ ابوبکر رضؓ عثمان رضؓ عمر رضؓ اور علی رضؓ پنج تن پاک پہنچے گلی در گلی
دل میں یہ مدعا ہے خدا کر بھلی منہ سے ہر ایک سے کلمہ پڑھانے لگا

جیسے تاروں میں جلوہ ہو مہتاب گا وہ باندھ کر چار اصحاب کا
سیدھا رستہ کسی کو بتانے لگا، دل کسی کا ادا سے لبھانے لگا
کیوں کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رنگِ رحمت چمن در چمن
کہہ کے انت نبی پڑھ کے صلِ علیٰ بلبل خوشنوا چہچہانے لگا

موم پتھر ہوا بول اٹھے جانور سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو اک جا گئے دو شجر سوکھے جنگل میں چشمے بہانے لگا

اکبرِ خستہ کی ہیں یہ چار التجا ان میں پوری تو ہو کوئی بہرِ خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینے بلا ورنہ تسکین دے دل ٹھکانے لگا

---

# مجھے بھی حبیبِ خدا بخشوانا

(از اکبر)

مجھے بھی حبیبِ خدا بخشوانا — نہ تم سا ملا کوئی دیکھا زمانہ
اندھیرے میں مرقد کے گھبرا نہ جاؤں — مجھے چاند سی اپنی صورت دکھانا
بہت سخت ہے گرمیٔ روزِ محشر — مرے سر پہ رحمت کا ہو شامیانہ
بھڑکتی ہے دوزخ نکلتے ہیں شعلے — جلائیں جلائیں بچانا بچانا
خضر تم کوئی راہ ایسی بتا دو — مدینے میں ہو رات دن آنا جانا
پڑا رہنے دے گرد اپنے مکاں کے — کہاں ہے ترے عاشقوں کا ٹھکانا
کبھی اسودِ پاک پر بوسہ دینا — کبھی زمزمہ آبِ زمزم پہ گانا

Marfat.com

میں ہوں طالب شوقِ پابوسِ حضرتؐ مرا اُن کے قدموں پہ مدفن بنانا
سپلائیں جو محفل سے بولے یہ حضرتؐ
وہ جاتا ہے اکبر بُلانا بُلانا

# یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

(از شمس تبریزؒ)

یا رسول اللہ حبیبِ خالق یکتا توئی برگزیدہ ذوالجلالِ پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرتؐ حق صدر بدرِ کائنات نور چشم انبیار چشم وچراغِ ما توئی
در شبِ معراج بودہ جبرئیل اندر رکاب پانہادہ بر سریر گنبد خضرے توئی
یارسول اللہ تو دانی امتانت عاجزاند عاجزاں را رہنماؤ پیشوائے ما توئی
شمس تبریزیؒ چہ داند نعت توپیغمبرا
مصطفےٰ ومجتبےٰ وسیدّ اعلےٰ توئی

# روتی ہے شبنم کہ نیرنگ جہاں کچھ بھی نہیں

(از اعجاز)

روتی ہے شبنم کہ نیرنگِ جہاں کچھ بھی نہیں
خندہ زن ہیں گل کہ رنگِ گلستاں کچھ بھی نہیں
جن کی نوبت کی صدا سے گونجتے تھے آسماں
دم بخود ہیں مقبروں میں ہوں نہاں کچھ بھی نہیں
گور کے منہ کا نوالہ ہو گیا بہرام گور
تیر آہن دوز جب اُترا کماں کچھ بھی نہیں

Marfat.com

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کا شور ہے
کائناتِ ہستی کون و مکان کچھ بھی نہیں
دیکھئے کس طرح طے ہوں منزلیں یہ دُور کی
جھیل ساٹھی میل آبادی کا کنواں کچھ بھی نہیں
کیا افسونِ تکلم کس کا اعجازِ بیان
گر نہ ہو الطافِ یزدانی بیاں کچھ بھی نہیں

## جب عشق محمدؐ نے سینے میں ضیاء ڈالی

(از اکبر)

جب عشقِ محمدؐ نے سینے میں ضیاء ڈالی
تصویرِ سیاہ کاری رحمت نے مٹا ڈالی
رحمت کی نظرتم نے مجھ عاصی پہ کیا ڈالی
بگڑی ہوئی محشر میں سب بات بنا ڈالی
اللہ تو ہوئے عاشق جبریل ہیں قاصد
جو بات نہ دیکھی تھی دنیا کو دکھا ڈالی
تھے مصر کی گلیوں میں یوسفؑ کے فقط چرچے
پر حسنِ محمدؐ نے کیا دھوم مچا ڈالی
ستار تیرے آگے کیا پیش کرے عاجز
عیبوں کی جو گٹھڑی تھی رحمت نے چھپا ڈالی
انگور کی جا دل ہے بادام کی جا آنکھیں
منظور یہ فرماؤ محبوبِ خدا ڈالی

Marfat.com

اے ابرِ کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا
ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اس روضے پہ اے اکبرؔ فردوس کے پھولوں کی
طاقتوں میں بچھا ڈالی جالی بھی بنا ڈالی

---

# درِ مصطفیٰؐ سنگِ موسےٰؑ نہیں ہے

(از بیانؔ یزدانی)

درِ مصطفیٰؐ سنگِ موسےٰؑ نہیں ہے — یہاں عرش ہے طورِ سینا نہیں ہے
چلو وادیٔ عشق میں پا برہنہ — یہ جنگل وہ ہے جس میں کانٹا نہیں ہے
عرب میں عجم میں زمیں پر فلک پر — کہاں آپؐ کا بول بالا نہیں ہے
کجا سیرِ احمدؐ کجا سیرِ موسےٰؑ — یہاں چرخِ نیلی ہے دریا نہیں ہے
خدا کی طرح وہ بھی ہے فرد یکتا — نظر اس کی کیا جس کا سایہ نہیں ہے
قیامت میں ہوں کس طرح چھوڑ دامن — کہ اس بھیڑ میں میرا کوئی نہیں ہے
کہاں روئے احمدؐ کہاں ماہِ تاباں — یہ وہ حسن ہے جس میں دھبا نہیں ہے
رُکے شاہؐ تو پردے سے آواز آئی — کہ پردے میں آ تجھ سے پردا نہیں ہے
نظر ڈھانپ کے کھول دے چشمِ دل کو — کہ آگے حقیقت ہے دھوکا نہیں ہے
ہے گنجِ سخن بلبل و گل کی خلوت — یہاں کام زاغ البصر کا نہیں ہے
کہا پھر تو آغوشِ رحمت میں لیکر — جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے
بیاں کیا کروں سیرِ اسرا کی باتیں — سرِ استرِ پنہاں کا پیدا نہیں ہے
پرے کیا کہوں عالمِ کون مکون سے — خدا جانے کیا بھید ہے کیا نہیں ہے
رکھوں کس سے امید الطافِ شاہاؐ — بیاںؔ کا کوئی اور مولا نہیں ہے

# رواں زباں پہ محمدؐ کا نام ہو جائے

(از دردی)

اگر مدینہ ہمارا مقام ہو جائے ۔۔۔ تو سب امیدوں کا قصہ تمام ہو جائے
جو دلِ فدائے خیر الانامؐ ہو جائے ۔۔۔ تو جاں نثاروں میں اپنا بھی نام ہو جائے
جو وِرد اپنا درُود سلام ہو جائے ۔۔۔ حصُولِ قربِ رسولؐ کرام ہو جائے
مروں جو عشقِ نبیؐ میں رہِ مدینہ میں ۔۔۔ بڑا ہو شرف شہیدوں میں نام ہو جائے
تیری جناب میں یارب یہ التجا ہے میری ۔۔۔ نصیب سجدہ بیت الحرام ہو جائے
بلالو ہند سے یثرب میں ساقیٔ کوثر ۔۔۔ یہیں نہ عمر کا لبریز جام ہو جائے
رُکے جو نزع کے عالم میں دم میرا یارب ۔۔۔ رواں زباں پہ محمدؐ کا نام ہو جائے
جو نبض دیکھے مریضِ غمِ محمدؐ کی ۔۔۔ تڑپ تڑپ کے مسیحا تمام ہو جائے
ملے جو مرہم خاکِ درِ حبیب خدا ۔۔۔ تو زخمِ دل کو میرے التیام ہو جائے
پڑھیں درُود جو شوقِ لقائے حضرتؐ ہیں ۔۔۔ تو سب کو خواب میں دیدارِ عام ہو جائے

سُنا ہے ہم نے مدینہ کا وہ غنی ہے دھنی
وہیں پہ چل تو اے دردی کہ کام ہو جائے

---

# میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے

(از نور)

میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

مر نہ جاؤں ہند میں روتا ہوا اے کبریا ۔۔۔ ہے تیری درگاہ میں ہر وقت یہ میری دعا

Marfat.com

جس طرح سے ہو سکے مجھ کو مدینے دے پہنچا
اپنی چشموں سے کروں میں صاف روضۂ انبیاء
یہی کام ہو بارہ مہینے مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

شافیِ محشر تمہیں ہو اور حبیب ذوالجلال
ہم گنہگاروں کی جانب بھی ذرا کیجو خیال
حشر میں رسوا نہ ہوں آقا میرے اعمال
ہم پہ بھی نظر کرم ہو صورت حضرت بلال رض
لاؤ رات کو خواب میں سینے مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

رنج و غم درد والم نے اور چرخِ پیر نے
یاس نے حسرت نے بیتابی نے اور تقدیر نے
آہ نے فریاد نے اور نالۂ شبگیر نے
بیکسی ارمان نے اور اس دلِ تشہیر نے
جی بھر کے سبھی نے ستایا مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

چھوڑ کر دنیا کے جھگڑے میں یہیں سب جاؤنگا
پھر نہ آؤں گا دوبارہ لوٹ کر جب جاؤنگا
پا برہنہ ہند سے میں سوئے یثرب جاؤنگا
اے دلِ مضطر نہ گھبرا میں عرب کو جاؤنگا
کیا یاد ہے میرے نبیؐ نے مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

بوئے زلف انبیاء لے کر اڑی بادِ نسیم
کچھ چمن میں لی گلوں نے اور کچھ لے گئی شمیم
صورتِ نرگس رہا میں دیکھتا گویا عظیم
کیا تماشہ ہے تیری قدرت کا اے قادر کریم
دیا ایک نہ ذرّہ کسی نے مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے
غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے
میرے مولا پہنچا دو مدینے مجھے

Marfat.com

# کیوں ناخدائے اُمّت تاخیر ہو رہی ہے

(از شایق)

عشقِ نبیؐ کی دل پہ تاثیر ہو رہی ہے — یہ مشتِ خاک اپنی اکسیر ہو رہی ہے
وصفِ رُخِ محمدؐ تحریر ہو رہی ہے — یعنی کتابِ حق کی تفسیر ہو رہی ہے
شمس الضحےٰ وہ چہرہ بدر الدجیٰ وہ عارض — نورِ خدا کی روشن تفسیر ہو رہی ہے
واللیل زلفِ مشکیں ہے دامِ طائرِ دل — مشکِ ختن کی جس سے تشہیر ہو رہی ہے
جو ابروئے مبارک محرابِ عاشقاں ہے — وہ کفر کے گلے پہ شمشیر ہو رہی ہے
اِس رشکِ حسنِ یوسف کو دیکھ کر زلیخا — حیرت کی اک مجسم تصویر ہو رہی ہے
بحرِ گناہ میں میری کشتی ہے ڈوبنے کو — کیوں ناخدائے امت تاخیر ہو رہی ہے
اب کیمیا کے پیچھے مت خاک چھان اے دل — خاکِ درِ محمدؐ اکسیر ہو رہی ہے
دیکھو یہ جذبِ الفت بعد از فنا لحد میں — جلوہ نما نبیؐ کی تصویر ہو رہی ہے
خلقِ عظیم دیکھو محبوبِ کبریا کا — خلقت اسیرِ دامِ تسخیر ہو رہی ہے

لکھے شوق دل سے شایقؔ وصفِ حبیبِ ایزد
نامہ میں تیرے نیکی تحریر ہو رہی ہے

---

# بشر نورِ رب العلےٰ بن کے آیا

(از اکبر)

بشر نورِ رب العلےٰ بن کے آیا — نئے رنگ میں جا بجا بن کے آیا
کہیں لالہ و گل کہیں چاند سورج — تجلّائے ارض و سما بن کے آیا
کہیں انبیاء بن کے شکلیں دکھائیں — کہیں صورتِ اولیاء بن کے آیا

Marfat.com

کبھی شکلِ موسےٰؑ کبھی شکلِ عیسےٰؑ کبھی یوسفؑ مہ لقا بن کے آیا
کبھی بن کے مجنوں پھرا کوہ و صحرا کبھی لیلےٰ دل ربا بن کے آیا
ہے تیرے بگڑنے میں کیا کیا بناوٹ جو بگڑا نئی شان کا بن کے آیا
بڑے کھیل کھیلے بہت روپ بدلے زمانے میں بہروپیا بن کے آیا
کیا عاشقوں کو گرفتارِ گیسو حسینوں کی بانکی ادا بن کے آیا
اگر لہر آئی بنا شکلِ گوہر جو موج آ گئی بلبلا بن کے آیا
کیا بلبلوں کو اسیرِ محبت چمن میں گلِ خوشنما بن کے آیا
بہت گل کھلے ہیں مگر اس چمن میں بہار آئی جب مصطفےٰؐ بن کے آیا
بنے اولیا، انبیا سب براتی جب دولہا حبیبِ خدا بن کے آیا
محبت کی میراث اکبرؔ کو بخشی
جو وارثِ حق نما بن کے آیا

# تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری

(از کیفؔ)

بزمِ کونین نمائش ہے تمہاری ساری حق نے یہ بزم تمہیں سے تو سنواری ساری
پاسِ عاشق کے جو شئے ہے وہی معشوق کی ہے تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری
سب نبیؑ نورِ محمدؐ سے ہوئے ہیں پیدا اسی دریا سے یہ نہریں ہوئی جاری ساری
عجز اللہ رے تمہارا کہ صلحِ کل ہو کر زندگی اپنی غریبوں میں گذاری ساری
تم بنا دو جو قیامت میں تو بن جائے گی ورنہ بگڑی ہوئی باتیں ہیں ہماری ساری
خلق تو جرم کرے اور خدا فضل کرے سچ تو یہ ہے کہ یہ خاطر ہے تمہاری ساری
اچھے ان کے ہیں تو اے کیفؔ برے کس کے ہیں اپنی امت ہے محمدؐ کو پیاری ساری

Marfat.com

# مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

(از نامعلوم)

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں — حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں
المدد المدد اے شافعِ روزِ محشر — بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہوں
ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف — آپ آتے ہیں تو میں آپ میں آجاتا ہوں
دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے طاقت مجھ میں — شوق کھینچے لئے جاتا ہے کہیں جاتا ہوں
قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے — مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں
کاروانِ رہ طیبہ میں ہوں آوازِ درا — سب میں شامل ہوں مگر سب سے جدا جاتا ہوں

اس لئے تا نہ ملے روکنے والوں کا پتہ
محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہوں

# اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری

(از خسرو)

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری — ہر چند وصفت میکنم لیکن تو چیزے دیگری
تو از پری چابکتری وز برگِ گل نازک تری — وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری
آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام — بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری
عالم ہمہ یغمائے تو خلقِ خدا شیدائے تو — آں نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ دلبری
ہرگز نیاید در نظر صورت ز ردیت خوبتر — شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی — تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہرِ شما — باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریباں بنگری

# صلّ علیٰ نبیّنا صلّ علیٰ محمدٍ

(از محسن)

صلّ علیٰ نبیّنا صلّ علیٰ محمدٍ — صلّ علیٰ حبیبنا صلّ علیٰ محمدٍ
صلّ علیٰ رسولنا صلّ علیٰ محمدٍ — صلّ علیٰ شفیعنا صلّ علیٰ محمدٍ
ورد زباں یہ رکھے دلا صلّ علیٰ محمدٍ — صلّ علیٰ نبیّنا صلّ علیٰ محمدٍ
وہ سرِ پاک مصطفےٰ سرِ خدا ہے سربسر — نور جمال کبریا صلّ علیٰ محمدٍ
ہے یہ خطا کہ زلف کو مشکِ ختن سے دوں مثال — زلف کی بو ہے جانفزا صلّ علیٰ محمدٍ
سر نہ جھکا دیں کس طرح جن و ملک بجان و دل — ہے وہ جبین خوشنما صلّ علیٰ محمدٍ
ابرو کے ہیں ہلال دو ماہِ صیام ماہِ عید — جس نے کہ دیکھا خوش ہوا صلّ علیٰ محمدٍ
چشم حیا تھی آپ کی ایسی کہ خود حیا نے دیکھ — پردہ میں منہ چھپا لیا صلّ علیٰ محمدٍ
گوش مبارک آپ کے سننے کے واسطے بنے — معنیٔ حق کا مدعا صلّ علیٰ محمدٍ
بینیٔ پاک کا وہ خط مثل الف ہے یا قلم — آپ خدا نے ہے لکھا صلّ علیٰ محمدٍ
بینی کے متحیرین پر کیوں نہ ہوں دل سے میں فدا — ہیں وہ دو چشمے جابجا صلّ علیٰ محمدٍ
کیا میرا منہ ثنا کروں ان کی لب و دہن کی میں — آبحیات ہے سدا صلّ علیٰ محمدٍ
بات میں جو مٹھاس تھی آپ کی وہ کہاں بھلا — قند و نبات میں مزا صلّ علیٰ محمدٍ
دانتوں کی آب اور چمک وہ تھی کہ اپنے آپ کو — آب گہر نے لی چھپا صلّ علیٰ محمدٍ
نور تھا ریش میں وہ کچھ زرد تھا جس کے روبرو — رشک شعاع مہر کا صلّ علیٰ محمدٍ
جلوۂ روئے پاک میں نور خدا کا تھا ظہور — جس نے کہ دیکھا یہ کہا صلّ علیٰ محمدٍ
دست بنے تھے آپ کے بہر دعائے مذنبیں — منہ کی قبول تھی دعا صلّ علیٰ محمدٍ
انگلیاں پانچوں آپ کی وقت نماز کے ہیں پانچ — ہاتھ رکن ہے شرع کا صلّ علیٰ محمدٍ

صاف تیوں ہے آئینہ ایسا کہاں ہے پاک صاف
سینہ تھا جیسا آپ کا صلِّ علیٰ محمدٍ

خالی ہوا وہ حرص سے نعمت حق سے پُر شکم
گرسنہ حق کی دید کا صلِّ علیٰ محمدٍ

ناف زمیں سے عرش تک بُو سے ہے نافہ کی مہک
نافہ میں ایسی بُو کہا صلِّ علیٰ محمدٍ

محسن اب آگئے ہو خموش زانو دبا کے کر ثنا
آگے ادب کی ہے گی جا صلِّ علیٰ محمدٍ

سُر کو دُہن کے کہتی تھی شمع زبانِ حال سے
آپ کی دیکھ کے ساق پا صلِّ علیٰ محمدٍ

پاؤں تھا قائم آپ کا وہ رہِ مستقیم پر
حق سے ذرا نہیں ڈگا صلِّ علیٰ محمدٍ

جسم مبارک آپ کا ہاتھ سے حق کے تھا بنا
سر سے تھے لیکے تابپا صلِّ علیٰ محمدٍ

رنگ ملیح آپ کا لیکے عرب سے تا عجم
شور جہاں میں ہے پڑا صلِّ علیٰ محمدٍ

عرش کو رتبہ تب ملا جبکہ قلم نے لوح پر
سر کو جھکا کے یہ لکھا صلِّ علیٰ محمدٍ

وہ ہے شفیع عاصیاں وہ ہے رحیم اور کریم
ایسا ہوا نہ ہووے گا صلِّ علیٰ محمدٍ

انبیا و اولیا ہی سب پڑھتے نہیں فقط درود
کہتا ہے ان پہ خود خدا صلِّ علیٰ محمدٍ

خاک کر محسن آپ کو لے کے پہنچ مدینے کو
روضہ پہ چل کے پڑھ سدا صلِّ علیٰ محمدٍ

---

## وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا

(از مولانا جامیؒ)

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک از عشق او شیدا

ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے
ازو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا

محمد احمد و محمود وے را خالقش بستود
ازو شد جود ہر موجود وزو شد دیدہ ہا بینا

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدمؑ
نہ آدمؑ یافتی توبہ نہ نوح از غرق نجّینا

نہ ایوبؑ از بلا راحت نہ یوسفؑ حشمت و شوکت
نہ عیسیٰؑ آن مسیحا دم نہ موسیٰؑ آں یدِ بیضا

Marfat.com

دو چشم نرگسینش را کہ مازاغ البصر خوانند | دو زلف عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ
بوصفش سورہ طٰہٰ مزمل ہم دگر یٰسین | بموجودات عالی ذات تلک الرسل فضلنا

ز سرِ سینہ اش جامی الم نشرح لک برخواں
ز معراجش چہ میخوانی کہ سبحٰن الذی اسریٰ

# زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے

(از امیر)

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے | درِ رسول پہ حاضر غلام ہو جائے
مدینے جاؤں اور آؤں دوبارہ پھر جاؤں | تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے
تیری جناب مقدس میں سرورِ عالم | قبول میرا درود و سلام ہو جائے
مدینے جاؤں تو پلکوں سے خاک بھی جھاڑوں | الٰہی اس کا کوئی انتظام ہو جائے
بشر وہ کیسے نہ عالی مقام ہو جائیں | قبول جن کا درود و سلام ہو جائے
خدا نے ہاتھ سے اپنے بنائی ہے صورت | جو دیکھ لیوے تو یوسف غلام ہو جائے
جو جان جائے شہیدی کی طرح رونے پر | تو عاشقانِ محمد میں نام ہو جائے

بلالو جلد مدینے کہ ہے امیر کو خوف
کہیں نہ عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

# ترحم یا نبی اللہ ترحم

(از مولانا جامی رح)

ز مہجوری بر آمد جان عالم | ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی | ز مہجوراں چرا فارغ نشینی

Marfat.com

زخاک اے لالۂ سیراب برخیز — چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سر از بردِ یمانی — کہ روئے تست صبحِ زندگانی
شبِ اندوہ ما را روز گرداں — ز رُویت صبحِ ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ — بسر بر بند کافوری عمامہ
فرود آویز از سر گیسواں را — فگن سایہ بپا سروِ رواں را
ادیمِ طائفی نعلینِ پا کُن — شراک از رشتۂ جانہائے ما کُن
جہانے دیدہ کردہ فرشِ راہ اند — چو فرشِ اقبالِ پا بوسِ تو خواہند
ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ — بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ
بدہ دستے ز پا افتادگاں را — بکُن دلداریٔ دلدادگاں را
اگرچہ غرقِ دریائے گناہیم — فتادہ خشک لب بر خاک راہیم

تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے
کُنی بر حالِ لب خشکاں نگاہے

# قافلے جبکہ مدینے کی طرف جاتے ہیں

(از مسکین)

قافلے جب کہ مدینے کی طرف جاتے ہیں — اپنی محرومی پہ ہم روتے ہیں شرماتے ہیں
گرچہ ساماں نہیں ظاہر میں مہیا لیکن — بیکسوں کی وہ مدد غیب سے فرماتے ہیں
طاقتِ ضبط نہیں میں تو چلا بسم اللہ — نفس و شیطان مجھے مکر سے بہکاتے ہیں
رات دن رکھتے ہیں دل میں یہ تمنا اپنے — ہم سے محتاجوں کو کب دیکھئے بلواتے ہیں
لو مبارک ہو شہنشاہ کا روضہ آیا — عرش سے جن کی زیارت کو ملک آتے ہیں
کیا ہے اس شاہِ رسل کا بھی جلالی دربار — بادشاہاں جہاں رعب سے تھراتے ہیں

Marfat.com

کیا یہ دربار ہے دربارِ حبیبِ رحمت — فیض اس در سے سبھی جن و بشر پاتے ہیں
خواب میں کاش مجھے دولتِ دیدار ملے — چاہتے ہیں جسے دیدار وہ دکھلاتے ہیں

گرچہ اعمال بُرے ہیں ترے مسکیںؔ لیکن
شکر ہم سگ اسی درگاہ کے کہلاتے ہیں

# ابر رحمت کی وہ محشر میں گھٹائیں آئیں

(از نامعلوم)

ابرِ رحمت کی وہ محشر میں گھٹائیں آئیں — چین امت کو ملا سرد ہوائیں آئیں
خلد سے قبر میں زائر کی ہوائیں آئیں — حوریں فردوس سے لینے کو بلائیں آئیں
درِ شہ سے وہ اجابت کی ندائیں آئیں — دوڑتی ناز امت کی دعائیں آئیں
دامنِ مغفرتِ حق میں چلیں چھپنے کو — مجھ سے رخصت کیلئے میری خطائیں آئیں
وزنِ اعمال سے رحمت نے بچایا ہم کو — ہے یہ کثرت کہ نہ میزان میں خطائیں آئیں
منہ لگایا جو انہیں مغفرت و رحمت نے — ناز کرتی ہوئی محشر میں خطائیں آئیں
شرم سے میری خطائیں تو چھپی تھیں یا رب — تیری رحمت نے کہا سامنے آئیں آئیں
بے کفن دیکھ کے لاشہ ترے دیوانہ کا — حوریں جنت سے لئے اپنی ردائیں آئیں
رنگ رفتہ یہ مرا ساتھ اڑا لائی ہیں — سرخرو کرنے کو طیبہ کی ہوائیں آئیں
رد کنا کون نہ تھے رحمتِ عالم موجود — امتوں پر جو عذاب آیا بلائیں آئیں

سرنگوں ہے جو درِ شہ پہ ہمارے آگے
پھر رخ کو یاد مگر اپنی جفائیں آئیں

Marfat.com

# ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا

از حافظ

تو ہی شافع ہے قیامت میں گنہگاروں کا
چارہ گر تیرے سوا کون ہے بیچاروں کا

طعنہ سُن سُن کے میں کہتا ہوں نکوکاروں کا
ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا

جلد ہنگامۂ محشر میں خبر لو مولا
منہ ذرا سا نکل آیا ہے گنہگاروں کا

ہے ابھی عشقِ نبیؐ کا میرے دل سے یہ کلام
حال ہوتا ہے یہی تازہ گرفتاروں کا

آبرو آج ترے ہاتھ ہے اے داورِ حشر
مجمع عام ہے اور ساتھ ہے دینداروں کا

ایکؔ ہاں کوچۂ حضرت کا ہے سودا شب و روز
سر سے ٹلتا نہیں سایہ کبھی دیواروں کا

دیدیا دیکھ کے دنیا کے طبیبوں نے جواب
اب تو اللہ ہی ہے والی ترے بیماروں کا

مستحقانِ شفاعت کی جو فہرست لکھو
نام عنوان یہ ہو ہم سے سیاہ کاروں کا

جو کہ اس غم سے ہے فارغ نہ ہو غم سے فارغ
دل رہے شاد اماموں کے عزاداروں کا

اور معشوق تو عشاق سے کرتے ہیں گریز
تو وہ مطلوب ہے طالب ہے طلبگاروں کا

خوب اے شرم گنہ کام بنایا تو نے
ہو گیا رنگ سفید اڑ کے سیاہ کاروں کا

خواب میں بند ہوں آنکھیں تو میں دیکھوں ان کو
ہو کے بیہوش کروں کام میں ہشیاروں کا

پڑھتے ہیں میری غزل کر کے تخلص تبدیل
حافظ ہے ان دنوں شیوہ یہی عیاروں کا

# کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات

(از امیر)

کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات
آنکھ سورج سے ملاتا ہے قمر آج کی رات

Marfat.com

شب معراج ہے محبوب کی خوشی ہو مومن ‏ ساری امت پہ ہے رحمت کی نظر آج کی رات
شاخیں طوبےٰ کی قدم چومتی ہیں جھک جھک کر ‏ فیض مقدم سے ہیں سرسبز شجر آج کی رات
دیکھو جنت میں جوانانِ چمن کے جوبن ‏ ٹپکے ہی پڑتے ہیں شاخوں سے ثمر آج کی رات
کہکشاں کہتی ہے قسمت کا ستارا چمکا ‏ ہوگا اس راہ سے حضرتؐ کا گذر آج کی رات
نیک و بد سب پہ برابر ہے عنایت کی نگاہ ‏ خشک کانٹے بھی ہوئے ہیں گل تر آج کی رات
ہے سرِ شام سے رحمت کے فرشتوں کا نزول ‏ لیلۃ القدر ہے عالم میں مگر آج کی رات
حوریں فردوس سے نکلی ہیں نچھاور کرنے ‏ سر پہ رکھے طبقِ لعل و گہر آج کی رات
بابِ رحمت کی طرح بابِ اجابت ہے کھُلا ‏ مانگ لے جس کو ہو جو مدِ نظر آج کی رات
رد نہ ہوگا کسی محتاج کا تا صبح سوال ‏ خود ہے مشتاق دعاؤں کا اثر آج کی رات
سر پہ سلطانِ دو عالمؐ کے ہے سایہ کرنا ‏ سب ملک بیٹھے ہیں کھولے ہوئے پر آج کی رات
لکھوں معراج کے مضمون بنا کر میں قلم ‏ ہاتھ آئیں پرِ جبریلؑ اگر آج کی رات
زینت دوش شفاعت کا ہوا خلعت خاص ‏ پٹکا رحمت کا ہوا زیب کمر آج کی رات
جو مقرب ہیں فرشتے وہ کھڑے ہیں تہ عرش ‏ بہر تعظیم جھکائے ہوئے سر آج کی رات
شوق پابوسی میں ہیں آپ سے باہر دونوں ‏ دل نہ بس میں ہے نہ قابو میں جگر آج کی رات
ذکر اس ماہ نبوت کا یہاں ہوتا ہے ‏ گھر ہے میرا صفتِ برجِ قمر آج کی رات

روشنی پھیلی ہے خورشید رسالت کی امیر
میرے گھر شام سے مہماں ہے سحر آج کی رات

## بحرِ حقیقت نورِ سراسر صلی اللہ علیہ وسلم

(از طالب)

بحرِ حقیقت نورِ سراسر صلے اللہ علیہ وسلم ‏ شافعِ محشر حق کے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رحمتِ داور مالکِ کوثر سرورِ اکبر حق کے پیمبر — بس کہ دلاور خلق کے افسر صلے اللہ علیہ وسلم
فخرِ سلیماں مہرِ درخشاں سر دفترِ اماں زیبِ گلستاں — باعثِ ایماں ہادیٔ رہبر صلے اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ امت صاحبِ جنت مایۂ رحمت چشمِ مروت — مصحف صورت مہر سراسر صلے اللہ علیہ وسلم
تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ حرمتِ عیسیٰؑ عزتِ موسیٰؑ — از ہمہ اعلیٰ از ہمہ بہتر صلے اللہ علیہ وسلم
نور ہے اُن کا سب میں ہویدا عالم سارا اُن پہ شیدا — روئے مصفّا ماہ منوّر صلے اللہ علیہ وسلم

طالبِ خستہ کہے ہیں مطالب فخرِ عدالت مہرِ مآرب
حامیٔ الفت شافعِ محشر صلے اللہ علیہ وسلم

## ذرّے ذرّے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے

(از امیر)

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے — سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے
کثرتِ جرم سے ایسا ہوں میں مجرم تا دم — توبہ کرتے ہوئے بھی مجھ کو حیا آتی ہے
شمع پہ روضۂ اقدس پہ جو گرتے ہیں پتنگ — پرِ جبریلؑ کی کانوں میں صدا آتی ہے
یاد جب آتی ہے حضرتؐ کے تبسم کی شہید — حورِ عین پڑھتی ہوئی صلے علیٰ آتی ہے
خاک چھانیں تو رہِ عشق نبیؐ میں چھانیں — ذرّے ذرّے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے
غم احمدؐ میں مرے دل سے نکلتا ہے دھواں — یا امنڈتی ہوتی قبلہ سے گھٹا آتی ہے
مُردے جی اُٹھتے ہیں عیسیٰؑ بھی تڑپ جاتے ہیں — بات جب قالبِ اعجاز نما آتی ہے
روضۂ پاک میں سب ضبطِ نفس کرتے ہیں — اس گلستاں میں دبے پاؤں صدا آتی ہے
نامِ پاک آپؐ کا لیتی ہے جو فردوس میں حور — دوڑ کر چشمۂ کوثر میں نہا آتی ہے
آپؐ کے عشق میں نامی عجب دولت ہے — قادِ غلو کی درِ جنت سے صدا آتی ہے
موت کو دیکھ کے کہتا ہے مدینے میں مریض — حور آتی ہے کہ آئی کہ قضا آتی ہے

Marfat.com

خونِ ناحق شہدا کا مجھے یاد آتا ہے
پسکے جب سامنے آنکھوں کے حنا آتی ہے

پردۂ برقِ تجلّے ہے ضیائے رُخِ پاک
ہوش ہوسےؑ کے سرِ طور اڑا آتی ہے

شوق پابوس میں حضرتؐ کے لہو روتی ہے
ہاتھ ملتی ہوئی گلشن سے حنا آتی ہے

جب میں جاتا ہوں تو روضۂ اقدس سے امیر
پھول دامن میں بھرے بادِ صبا آتی ہے

# شانِ زیبائے حبیبؐ کبریا کچھ اور ہے

(از کافی)

عشقِ محبوبِ خدا کا ماجرا کچھ اور ہے
بارک اللہ حسن شانِ مصطفےؐ کچھ اور ہے

عاشقو کوئے مدینہ کی فضا کچھ اور ہے
جنت الفردوس ماوا کی ہوا کچھ اور ہے

مجھ گرفتارِ محبت کو ملے کس طرح چین
دوستو دل کا تو اپنے مدعا کچھ اور ہے

گرچہ یوسفؑ بھی حسیں لیکن کہاں یہ زیب حسن
شانِ زیبائے حبیبؐ کبریا کچھ اور ہے

شربتِ عناب ہے بیکار اے نادان طبیب
اُن کے بیمارِ محبت کی دوا کچھ اور ہے

بُلبلو گلزارِ جنت میں کہاں ایسی بہار
کوچۂ زلفِ محمدؐ کی ہوا کچھ اور ہے

کیوں نہ حسرت اپنی محرومی سے ہو مجھ کو مدام
ساکنِ کوئے مدینہ کی ادا کچھ اور ہے

صدمۂ تنہائے مہجوری کو کب تک میں سہوں
یا نبیؐ اب جاں بلب ہوں التجا کچھ اور ہے

زاہدو تم کو تو جنت کی تمنا ہے مگر
اس گدائے بینوا کی التجا کچھ اور ہے

ٹال سکتا کون ہے تیرے سوا یا مصطفےؐ
ہم سیاہ کاروں کی یہ کالی بلا کچھ اور ہے

بے محبت آپ کے کافیؔ نہیں ظاہر صلوٰۃ
دردِ دل کچھ اور زہد و اتقا کچھ اور ہے

Marfat.com

# دل چھین لیا ایک جوان عربی نے

(از عبید)

دل چھین لیا ایک جوان عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہیں تیر سے لگتے مرے سینے میں شب و روز
غربال کیا دل میرا عشق نبوی نے

اے عشق تو ہی آکے ذرا راہ نما بن
گھبرایا نہایت مجھے اب مضطربی نے

کچھ کہہ نہیں سکتا کہ جو ہے اب میری حالت
افتادہ کیا خاک پہ دردِ قلبی نے

جو حضرتِ عشق آکے ہوئے دل میں جگہ گیر
تن پھونک دیا آتے ہی آتشِ قربی نے

ہے عشق میں اور دل میں یہ ہر روز لڑائی
بیجان کیا اس ضرب دو ضربی نے

تھا ہول قیامت سے میرا دل جو مشوش
مژدۂ شفاعت دیا شورِ حشری نے

دیدار نبی قبر میں ہوتا ہے یقیناً
آگاہ کیا مجھ کو میری بے خبری نے

اب عبید دل و جان سے ہے موت کا خواہاں
آجب سے خبر دی ہے اُسے بیخبری نے

# ترا تذکرہ ہے تیری گفتگو ہے

(از امیر)

صبا بے شک آتی اُدھر ہی سے تو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے

سُنیں ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے تیری گفتگو ہے

جیوں تیرے در پہ مروں تیرے در پہ
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

جِسے جس طرف آنکھ جلوہ ہے اُس کا
جو یکسو ہو دل تو وہی چار سو ہے

تیری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حرمت یہی آبرو ہے

Marfat.com

زلیخا کو یوسفؑ کا نقشہ مبارک
کہ تصویر احمدؐ میرے روبرو ہے

ہے عشق حضرتؐ سے کہ مست مجھ کو
جو تسنیم ساغر تو کوثر سبو ہے

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تو لامکاں میں بھی تو ہے

شب قدر میں کیوں نہ جھکے زمانہ
کہ یہ سایۂ گیسوئے مشک بو ہے

سوا تیرے جتنے حسیں ہیں جہاں میں
کوئی تند خو ہے کوئی جنگ جو ہے

نہیں کوئی بے عیب اس بوستاں میں
جو پھولوں کی بو ہے تو کانٹوں کی خو ہے

جو بے داغ لالہ جو بے خار گل ہے
وہ تو ہے وہ تو ہے وہ تو ہے وہ تو ہے

امیرؔ گنہگار کو کچھ نہیں ڈر
حمایت کو حیدرؓ شفاعت کو تو ہے

# حضورؐ اٹھے شہنشاہ دو عالم نے بلایا ہے

(از امیرؔ)

بہار آئی ہے گل پھولے ہیں بادل گھر کے آیا ہے
مدینے کا چمن اس وقت آنکھوں میں سمایا ہے

مدینے میں یہ ہم نے صبح و شام آرام پایا ہے
کہ پریوں نے جگایا ہے، تو حوروں نے سلایا ہے

حقیقت پوچھ لے مجھ سے کوئی فردوس طوبےٰ کی
رخِ احمدؐ کا پرتو ہے قدِ احمدؐ کا سایا ہے

تجلّے حسن یوسفؑ کی رخ پر نور میں دیکھی
جو کانوں نے سنایا تھا، وہ آنکھوں نے دکھایا ہے

Marfat.com

بنے شمس و قمر لوح و قلم سب نور سے تیرے
خدا نے خاص اپنے نور سے تجھ کو بنایا ہے

شبِ معراج جبریلؑ امیں نے یہ کہا آ کر
حضور اُٹھئے شہنشاہِ دو عالم نے بلایا ہے

نہ مہکے کیوں غلافِ روضۂ پر نور کی خوشبو
اسے فردوس کے پھولوں میں حوروں نے بسایا ہے

مدینے ہو کے آئی ہے نسیم صبح تو شائد
کہ شادی کا ہر ایک غنچے نے نقارہ بجایا ہے

تیرا جلوہ نظر آیا تھا اِک دن خواب میں اب تک
وہی آنکھوں میں پھرتا ہے، وہی دل میں سمایا ہے

قدم رکھتا نہیں وہ ناز سے تختِ سلیمانؑ پر
ترے کوچے میں جس درویش نے بستر لگایا ہے

عرب سے تا عجم بجتا ہے ڈنکا دین احمدؐ کا
اٹھا کر نقش کفر اسلام کا سکہ بٹھایا ہے

ملے گا ایک موتی کا محل فردوس میں اس کو
غمِ حضرتؐ میں جس نے ایک بھی آنسو بہایا ہے

غمِ حضرتؐ میں جو رویا وہ ہنستا خلد کو پہنچا
یہ وہ چھینٹا ہے جس نے نارِ دوزخ کو بجھایا ہے

امیر دردمند آیا ہے فریادی ترحم ہو
کہ اس کو درد نے اے عیسیٰؑ دوراں ستایا ہے

Marfat.com

# عارض است ایں یا قمر یا لالۂ حمرا است ایں

(از مولانا جامیؒ)

جلوۂ نور خدا یا روئے ماہ ماست ایں
معنیٔ صورت بود یا صورت معنی است ایں
عارض است ایں یا سحر یا مہر نور افزا است ایں
عارض است ایں یا قمر یا لالۂ حمرا است ایں
یا شعاعِ شمس یا آئینۂ دلہا است ایں

سایۂ ذاتِ احد یا شمعِ بزمِ اتحاد
آیتِ توحید حق یا رایتِ وحدت نہاد
قامت است ایں یا قیامت یا نہالِ پاک زاد
قامت است ایں یا الف یا سرو یا نخلِ مراد
یا مگر گلدستۂ باغِ جہاں آرا است ایں

ظلمت آبادِ غریبانست یا شامِ وطن
یا کمندِ گردنِ جاں یا شکنجِ پُر شکن
دودِ آہِ آتشیں یا نامۂ اعمالِ من
زلفِ تو زنجیر یا قلاب یا مشکِ ختن
سنبلِ تر یا سمن یا عنبرِ سارا است ایں

رہزنِ دہر است یا بر ہمزنِ بنیادِ خلق
دشمنِ جمع است یا غارت گرِ افرادِ خلق
چشمِ تو خونریزِ عالم ہست یا جلادِ خلق
چشمِ تو آہوست یا جادوست یا صیادِ خلق
یا دوامِ سیہ یا نرگسِ شہلا است ایں

تارِ جانہا را بود مضراب یا قوسِ قزح
خنجر است از خونِ دل سیراب یا قوسِ قزح
یارب ایں تیغ است آفتاب یا قوسِ قزح
یارب ایں طاق است یا محراب یا قوسِ قزح
یا ہلالِ عید یا ابروئے ماہِ ماست ایں

جادۂ جاں است یا سجادۂ روح الامیں
یا حریمِ محترم یا قبلۂ ایمان و دیں
یثرب است ایں یا فضائے عرشِ رب العلمیں
کوئے تو کعبہ است یا فردوس یا خلدِ بریں
یا گلستانِ ارم یا جنت الماویٰ است ایں

Marfat.com

مرکزِ پرکارِ جاں یا نقطۂ فائے صفات — نکتۂ معنی است یا رمز لیست از وجدانِ ذات
ہمدمِ قافِ قدم یا نونِ جانِ کائنات — حقۂ لعل است یا سرچشمۂ آبِ حیات
یا دہن یا میم یا طوطیٔ شکرخا است ایں

جوئبارِ آبِ حیواں یا نگارِ خاص و عام — پردہ دارِ نورِ یزداں یا بہارِ صبح و شام
یارب ایں سرتا بپا جانست یا رُوحِ امام — یارب ایں خورشیدِ تابانست یا ماہِ تمام
یا فرشتہ یا پری یا شوخِ بے پرواست ایں

ہمزبانِ قدسیاں یا ہمصفیرِ عرشیاں — یا شہیدِ مدح خواں یا نغمہ سنجِ گلستاں
شاعرِ جادو بیاں یا طائرِ عرش آشیاں — بلبلِ بے خانماں یا طوطیٔ شیریں زباں
قمریٔ باغِ جناں یا جامیٔ شیداست ایں

# یہ گیا وہ گیا، وہ نہاں ہو گیا

(از حضرت رضا)

جب کہ پیدا شہِ انس وجاں ہو گیا — دورِ کعبہ سے لوثِ بتاں ہو گیا
سر فدائے رہِ جانِ جاں ہو گیا — امتحان امتحاں امتحاں ہو گیا
ان کے جلوہ کا جس جا بیاں ہو گیا — گلستاں مجمعِ بلبلاں ہو گیا
اُن کے جلوہ کا یاں جو بیاں ہو گیا — رشکِ باغِ جناں یہ مکاں ہو گیا
گذرے جس کوچہ سے شاہ کونین ؐ جناب — آسماں آسماں آسماں ہو گیا
ہر ستارہ شبِ مولدِ مصطفےٰ ؐ — شمعداں شمعداں شمعداں ہو گیا
حق شفاعت سے تیری گنہگار پر — مہرباں مہرباں مہرباں ہو گیا
چمنِ طیبہ میں طائرِ سدرہ کا — آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا
تھا براق نبی ؐ یا کہ نورِ نظر — یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہو گیا

Marfat.com

اپنے دیوانہ کی لو خبر یا نبیؐ
نیم جاں نیم جاں نیم جاں ہوگیا
یا نبیؐ لو خبر آتشِ غم سے میں
تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہوگیا

طوطیٔ اصفہاں سُن کلامِ رضا
بے زباں بے زباں بے زباں ہوگیا

## کوئی راز نہ تھا کہ عیاں نہ ہوا، کوئی پردہ نہ تھا کہ اُٹھا نہ رہا

(از حافظ)

جو مقامِ دنیٰ سے حضورؐ بڑھے تو وصال میں فرق ذرا نہ رہا
کوئی راز نہ تھا کہ عیاں نہ ہوا، کوئی پردہ نہ تھا، کہ اٹھا نہ رہا

ترے فیض سے خلقتِ جن و بشر ترے فیض سے زینتِ شمس و قمر
ترے فیض سے نوبت شام و سحر، ترے فیض سے کوئی بچا نہ رہا

ترا عقدۂ لب ہے وہ عقدہ کشا، کہ ذرا بھی اگر لبِ عقدہ کھلا
کوئی عقدہ نہ تھا، کہ وُہ کھل نہ گیا، کوئی دامِ بلا میں پھنسا نہ رہا

ترے لطف کا کیا کوئی وصف کرے، کہ چھوٹ گئے بدوں کے پڑے کیے ہوئے
ابھی آکے گھڑے سے ہوئے لاکھ برے، ابھی ان میں کوئی بھی بُرا نہ رہا

چلے آؤ سرہانے خدا کے لئے، کہ ہوں جاں بلب ایک ادا کے لئے
سب اٹھاتے ہیں ہاتھ دعا کے لئے، دمِ نزع ہے وقت دوا نہ رہا

ترے ہجر نے کھوئے ہمارے مزے، وہ نظارے کے لطف وہ پیارے مزے
ہوئے خاک زمانے کے سارے مزے ہمیں جینے میں خاک مزا نہ رہا

ترے وصف کا وصف ہو کس سے ادا ہو تو خطا کے ہوں ہوش خطا
تیرا نام جو میںؐ نے قلم سے لکھا مرے نام گناہ لکھا نہ رہا

میں پیادہ مدینہ ہے دُور ابھی ہے سواری اجل کے قریب کھڑی
کبھی دل میں زیارت شہ کی خوشی کبھی غم کہ میں زندہ رہا نہ رہا

تری یاد میں شب جو میں رونے لگا مری آنکھوں سے چشمۂ اشک بہا
جو گناہ تھا نقش پُر آب ہوا کوئی حرف بدی کا لکھا نہ رہا

ترے تشنہ لب جو شہید ہوئے ہیں مزے میں کہ جنتوں میں مر کے پڑے
یہ اٹھائے فناہ میں بقا کے مزے کوئی تشنۂ آب بقا نہ رہا

مری آنکھوں میں پھرتی تھی جن کی ادا انہیں دیکھ کے ہو گئے ہوش خطا
وہ نہ آئے مجھے جب تو میں ہوش میں تھا وہ جب آئے تو ہوش بجا نہ رہا

غم عشق نبی کی غذا جو ملی ہمیں تلخیٔ عیش پسند ہوئے
وہ ہوا نہ رہی وہ ہوس نہ رہی وہ نشہ نہ رہا وہ مزا نہ رہا

ہے جنوں زدہ حافظ بے سر و پا کہ وہ کوچہ بکوچہ پھرا نہ کیا
کوئی پوچھے جو ہند میں جی نہ لگا تو مدینے میں کس لئے جا نہ رہا

# طفیلِ سرورِ عالمؐ ہوا سارا جہاں پیدا

(از کافی)

طفیل سرورِ عالمؐ ہوا سارا جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا مکیں پیدا مکاں پیدا

نہ ہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالمؐ
نہ ہوتی خلقت آدم نہ گلزار جناں پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث
جناب حق تعالے نے کیا کون و مکاں پیدا

ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے
نسیم بوستاں پیدا بہار گلستاں پیدا

رسول اللہ کی خاطر کئے جن و بشر حاضر
بنایا ماہ و انجم کو کئے ہیں بحر و مکاں پیدا

جمال و حسن میں رعنا کمال خلق میں یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہو دیگا یہاں پیدا

Marfat.com

انہیں کے واسطے آدمؑ انہیں کے واسطے حواؑ
انہیں کے واسطے کافی کئے سب انس و جاں پیدا

---

# مذکور آمدِ شہِ ہر دوسرا ہے آج

(از کیفی)

آؤ جہاں کہ ذکرِ حبیبِ خدا ہے آج
مذکور آمدِ شہِ ہر دوسرا ہے آج

ہر سمت دھوم دھام یہ کیا ہو رہا ہے آج
ذرہ میں آفتاب سے بڑھ کر ضیا ہے آج

ہر ایک کی زباں پہ یہ کیوں مرحبا ہے آج
عرش کا فرش خاک پہ بستر لگا ہے آج

فرمائیے تو مجھ سے کہ کیا ماجرا ہے آج
آئی جو سلمو کی فلک سے صدا ہے آج

موسیٰؑ عصا کو ٹیک کے کیوں ہیں کھڑے ہوئے
چوتھے طبق کا کہئے تو کیوں در کھلا ہے آج

سدرہ سے بار بار اترتے ہیں جبرائیلؑ
خالق کے بارگاہ کا پردہ اٹھا ہے آج

در پہ کھڑے ہیں آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ کیوں
حوّائیں اہتمام میں کہئے تو کیا ہے آج

عنبر کی عود و مشک کی ہر سمت ڈھیر ہے
پھولوں سے ہر درخت جھکا لدا ہے آج

کس ماہ رو کی آمد آمد کی ہے خبر
سجدہ میں کعبہ خاک کے اوپر جھکا ہے آج

اوندھے پڑے ہیں خاک بسر بت ہزارہا
بتخانوں میں جہاں کے قیامت بپا ہے آج

ہر چار سمت دہر میں آتشکدہ ہیں سرد
ابلیس رنج و غم میں کھلے سر کھڑا ہے آج

سلطان کائنات کوئی دم میں آئیں گے
افلاک پہ دماغ زمیں کا چڑھا ہے آج

کیفی ہزار شکر کہ پہنچا مراد کو
پھولا پھلا ہوا شجرِ مدعا ہے آج

---

Marfat.com

# میں خاکِ درِ مصطفےٰ چاہتا ہوں

(از وفا)

نہ اکسیر نہ کیمیا چاہتا ہوں
میں خاکِ درِ مصطفےٰ چاہتا ہوں

خطاوار ہوں میں عطا چاہتا ہوں
تمہاری شفاعت شہا چاہتا ہوں

ہوں بیمارِ عصیاں دوا چاہتا ہوں
مسیحائے دیں کی عطا چاہتا ہوں

پیمبرؐ کے روضے کو آنکھوں سے دیکھوں
یہی ربِ ارض و سما چاہتا ہوں

ہمارا رجِ دیں کا تمہیں چاہتا ہوں
تمہارا ہی ظلِ عطا چاہتا ہوں

الٰہی دکھا نقشِ پائے محمدؐ
یہ آنکھیں میں اُس پر ملا چاہتا ہوں

تمنائے دیدارِ خیر الامم ہے
میں کب خضر آبِ بقا چاہتا ہوں

فراقِ رُخِ شاہ میں ہے دمِ آخر
میں اب شمع سا گل ہوا چاہتا ہوں

نہیں مجھ کو دنیا کی شادی سے مطلب
غمِ عشقِ خیر الوریٰ چاہتا ہوں

تو محبوبِ ربّ اور عزیزِ خدا ہے
تیری چاہ یوسفؑ نقا چاہتا ہوں

خداوندِ عالم رضا جو ہے جس کا
میں اس باوفا کی رضا چاہتا ہوں

---

# وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں

(از متین)

وہ دل نہیں ہے جس کو تیری آرزو نہیں
وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں

گلشن میں سیکڑوں طرح کے ہیں یہ گل کھلے
کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں بُو نہیں

مومن نہیں جو دوست نہ رکھے رسولؐ کو
اس کی خدا کے سامنے کچھ آبرو نہیں

Marfat.com

بازارِ حسن میں تیرے یوسفؑ ہے ایک غلام
خلقِ خدا میں تم سا کوئی خوبرو نہیں

حسرت یہ ہے کہ پہنچوں گا کیونکر مدینہ میں
سامان ایسا کوئی میرے روبرو نہیں

یا ربّ دیکھا دے مجھ کو مدینہ رسولؐ کا
بجز اس کے اور دل میں کوئی آرزو نہیں

مولا متین کو اپنے بلالو مدینے میں
ہے زندگی خراب جہاں پہ ہی تو نہیں

## اجڑے وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو

(از متین)

ہووے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو
اجڑے وہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو

چرخ پر کیوں نظر آتے ہیں ستارو نکے چراغ
قدسیوں میں تو کہیں مجلسِ میلاد نہ ہو

نقش ہے نامِ محمدؐ کا میرے سینے پر
ہر گھڑی دیکھ کے کیوں کر میرا دل شاد نہ ہو

یہ تمنا ہے خدا سے کہ میں سب کچھ بھولوں
نامِ احمدؐ کے سوا کچھ بھی مجھے یاد نہ ہو

دل نہیں چاہتا اس واسطے مرنے کو متین
کہیں جنت میں مدینے کی فضا یاد نہ ہو

## خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا

(از سرور)

محمدؐ پہ حق نے وہ قرآن اُتارا
نہ اُترے گا جو تا قیامت دوبارا

وہ مخفی جو تھا علم سینہ بسینہ
محمدؐ نے سب پر کیا آشکارا

سکندر ہے حضرتؐ کے در کا سوالی
فریدوں محافظ ہے درباں ہے دارا

محمدؐ کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو
وہی رہنما ہے ہمارا تمہارا

Marfat.com

محمدؐ کی مداح دنیا ہے ساری — محمدؐ کا وصاف عالم ہے سارا
مطیع محمدؐ مطیع خدا ہے — خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا
بہت سے محمدؐ نے بت توڑ ڈالے — کیا بت پرستوں کا دل پارہ پارہ
محمدؐ کی ہے ذات دریائے رحمت — وہ ڈوبا کیا جس نے اس سے کنارا
محمدؐ ہے پشت و پناہ غریباں — وہی ہے وہی عاجزوں کا سہارا
نہیں جو کہ سائل محمدؐ کے گھر کا — وہ پھرتا رہا در بدر مارا مارا
محمدؐ نے کی اس کی مشکل کشائی — جو دل کی محبت سے اس کو پکارا
ہوئی ختم پیغمبری اس جہاں سے — زمانے سے جس دم محمدؐ سدھارا

تیری حاجتیں سب بر آئیں گی سرورؔ
رسولِ خدا جب کریں گے اشارا

## دیکھا نہ عرش نے تیرے عالی مقام کو

(از سرورؔ)

رونق تمہارے گھر سے ہے دار السلام کو — حاصل مقام تجھ سے ہے بیت الحرام کو
بندے کو آپ شاہ بنادیں تو کیا عجب — مولےٰ کریں زمانے میں ادنےٰ غلام کو
کرسی نہ پہنچے آپ کے سایہ کو یا نبیؐ — دیکھا نہ عرش نے تیرے عالی مقام کو
باطل کو تو نے حق سے جدا کر دیا نبیؐ — ظاہر کیا ہے سب یہ حلال اور حرام کو
اہل کلام دیتے ہیں سارے باعتقاد — نسبت کلام قدس سے تیرے کلام کو
عظمت تمہاری ذات کو حاصل ہے خلق میں — سب اہل نام سے ہے بڑا تیرے نام کو
شرمندہ تیرے حسن نے سورج کو کر دیا — رخ نے تیرے خجل کیا ماہ تمام کو
بخشش تمہاری خاص ہے خاصوں کے واسطے — انعام عام ملتا ہے ہر خاص و عام کو

Marfat.com

تجھ سے ملا مسیحؑ کو اعجاز عیسوی　　تازہ حیات خضر علیہ السلام کو
ہر صبح تیرے رُخ کا تصور ہے آنکھ میں　　زلفوں کی یاد دل میں ہے ہر روز شام کو

تیرا غلام سرورؔ عاجز ہے یا رسولؐ
رکھو سدا غلامی میں اپنے غلام کو

---

# محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے

(از سرورؔ)

محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے　　خدائی کا مالک بنایا خدا نے
بڑھایا محمدؐ کا پایا خدا نے　　زمیں سے فلک پر اٹھایا خدا نے
محمدؐ میں جلوہ دکھایا خدا نے　　جدائی کا پردہ اٹھایا خدا نے
وہ اونچا کیا اس کا پایہ خدا نے　　کہ ڈالا زمیں پر نہ سایہ خدا نے
مکاں لامکاں سب دکھایا خدا نے　　اُسے قرب میں جب بلایا خدا نے
محمدؐ سے جس کو ملایا خدا نے　　اُسے دامِ غم سے چھڑایا خدا نے
محمدؐ کو جب آزمایا خدا نے　　محبت میں بے مثل پایا خدا نے
جو سوتا تھا اس کو جگایا خدا نے　　جو مردہ تھا اس کو جلایا خدا نے
ہر اک لوح پر دل کی دنیا و دیں میں　　محمدؐ کا نقشہ جمایا خدا نے
محمدؐ پہ وہ بھید ظاہر کیا ہے　　جو روح الامیں سے چھپایا خدا نے
محمدؐ سے اقرار جو ہو چکا تھا　　محبت سے اس کو نبھایا خدا نے
عرب ہو چکا تھا، جو برباد پہلے　　محمدؐ کے دم سے بسایا خدا نے
وہ بیخود ہے اور مست و مدہوش جس کو　　محبت کا پیالہ پلایا خدا نے
وہی آستانِ محمدؐ پہ پہنچا　　جسے حق کا رستہ دکھایا خدا نے

Marfat.com

مجھے ہر مصیبت سے دنیا میں سرورؔ
محمدؐ کی خاطر بچایا خدا نے

# نبیؐ کا کون ہے دونوں جہاں میں ثانی

(از سرورؔ)

نبیؐ کا کون ہے دونوں جہاں میں ثانی
کہ جن و انس پہ حاصل ہے کس کو سلطانی

رسولؐ کرتے ہیں امت کی خود نگہبانی
بوقتِ مشکل و درد و غم و پریشانی

ضعیف ہو رہیں جتنے نبیؐ کی امت کے
ملا ہے حق سے انہیں مرتبہ سلیمانی

بنائے قصرِ محبت نبیؐ سے قائم ہے
ہیں مہربانی کے دنیا میں بس وہی بانی

خدا نے جمع کئے علم و علم و خلق و ادب
نبیؐ کی ذات میں سارے صفاتِ انسانی

خجل تھا ماہِ پُر انوار منفعل خورشید
نبیؐ کا دیکھتے جس وقت چہرہ نورانی

یقیں ہے سب کو کہ ہوگا رسولؐ کی خاطر
تمام امتِ عاصی پہ فضلِ ربانی

وہ شاندار تھا حق کے رسولؐ کا دربار
کہ در پہ کرتے تھے جبریلؑ جس کے دربانی

اگرچہ دوست بہت سے نبیؐ کے پیارے تھے
یہ چار اُن میں سے حضرتؐ کے یار تھے جانی

لہو گراتے تھے اپنا رسولؐ کے احبابؓ
نبیؐ کے جسم کا گرتا تھا جس جگہ پانی

عزیز و زندہ ہے جب تک یہ سرورؔ ناداں
کرے گا اپنے نبیؐ کی فقط ثناخوانی

# اے بذاتِ تو مزین مسندِ پیغمبری

(از ابو المعالی)

اے بفرقِ عزت زیبندہ تاجِ سروری
اے بپاے پایہ ات زیبندہ تختِ برتری

اے ز حسن چہرہ ات رخشندہ نور مہتری    اے بذات تو مزین مسند پیغمبری
اے خجل گشتہ ز رویت آفتاب خاوری

ہست ذات تو خبر گیر جہان اندر جہان    خیر خواہ دشمنان و غمگسار دوستان
یار و دلدار غریبان تکیہ گاہ بیکسان    این جہان و آن جہان فارغ نہ از احسان
ہیچ پیغمبر نہ کردہ چون تو امت پروری

ہمچو آدمؑ وارث خلد بریں گردیدۂ    ہمچو موسےٰ مظہر نور یقین گردیدۂ
ہمچو یوسفؑ مالک ملک زمین گردیدۂ    چون سلیمانؑ صاحب تاج و نگین گردیدہ
سکہ زد حکمت بملک دہر چون انگشتری

خلق عالم سر بسر پروانہ شمع رخت    در جہان اہل نظر پروانہ شمع رخت
سید الشمس و قمر پروانہ شمع رخت    سرورا جن و بشر پروانہ شمع رخت
سوختہ در جلوہ انوار تو حور و پری

رہنمائے اہل دنیا ہادی دین متین    طالب و مطلوب حق محبوب رب العالمین
پیشوائے اہل عرفان مقتدائے متقین    سید الکونین ختم الانبیا والمرسلین
مطلع نور ہدایت ماہ اوج رہبری

سرمۂ اندر دیدۂ اہل بصیرت خاک تو    از غم آزاد ست ہر دم عاشق غمناک تو
ہر کسے اندر جہان زد پنجہ در فتراک تو    گر نہ بودے یا نبی اللہ ذات پاک تو
ہیچ پیغمبر ندیدے دولت پیغمبری

یا نبیؐ بر آسمان دین مہ انور توئے    بے بہا در بحر الطاف و کرم گوہر توئے
بیگمان بر اوج نیکو اختری اختر توئے    در گروہ سروران ملک دین سرور توئے
بر قد زیبائے تو زیبد کلاہ سروری

یا محمدؐ کن کرم بر عاشقان زار خویش    کن منور دیدہ ہائے مردم از دیدار خویش

روشنی دہ راہ از روئے پر انوار خویش　　یا نبیؐ اللہ بر افگن پردہ از انوارِ خویش
تا شود روشن ز رویت آفتابِ خاوری

ذات تست اندر جہاں شمع شبستانِ کرم　　جسم تو جسم مروت جانِ تو جانِ کرم
مثل تو بر پا نشد سروے بہ بستانِ کرم　　جوہری چون تو نشد تا بندہ از کانِ کرم
تو عجب دُرِ یتیمی و عجائب گوہری

جلوۂ نورِ تو شد رخشاں ز انورِ الٰہ　　نو گل حسنِ تو شد خنداں ز گلزار الٰہ
عین دیدار تو اندر دیدہ دیدارِ الٰہ　　ذاتِ پاکت آمدہ سترے ز اسرار الٰہ
عقل ہر کس کے رسد آنجا بفہم سرسری

سر ورم پر جرم و پر عیب و خطا زار و خجل　　از گناہِ خود بدنیا دائماً زار و خجل
یا نبیؐ مپسند این مداح را زار و خجل　　بوالمعالی بر درت آمد شہا زار و خجل
بندہ را بہر خدا از محنت و غم کن بری

# ہر کسی کے ہیں جنابِ مصطفےٰؐ حاجت روا

(از سرور)

ہر کوئی ہے والۂ حسنِ شہِ خیر الوراؐ　　ہر نگین دل پہ یہ نقشِ محبت ہے کھدا
سب کا مطلب ہے یہی مقصد یہی ورد دعا　　ہے غلامِ بارگاہ احمدیؐ شاہ و گدا
ہر کوئی جھکتا اُدھر ہے صورتِ قبلہ نما　　ہر کسی کے ہیں جنابِ مصطفےٰؐ حاجت روا
چارۂ ہر مبتلا و داروئے ہر لا دوا　　ناتوانوں کی تواں اور بینواؤں کے نوا
پیشوائے اتقیا و انبیا و اولیاء　　سالکِ راہِ طریقت دینِ حق کے رہنما
واقفِ رازِ حقیقت مقتدائے اتقیاء　　وقتِ مشکل اہلِ مشکل کے وہ ہیں مشکل کشا
مانتے حضرتؐ ہیں ہر اک ملتجی کی التجا　　خاک کو کرتی ہے اُن کی مہربانی کیمیا

فی الحقیقت صورتِ محبوب و حُسنِ جانفزا — دلربا ہے، دلربا ہے، دلربا ہے، دلربا
گوشِ دل سے جو کوئی سنتا ہے نامِ مصطفےٰ — بولتا ہے مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

شمعِ نورانی رُخِ روشن رسول اللہ کا
لکھا نقشہ کاتبِ قدرت نے مہر و ماہ کا

# ختم ہے کس پہ ہوئی پیغمبری تیرے بغیر

(از سرور)

کس کے سر پہ ہے کلاہِ سروری تیرے بغیر — کون ہے مختارِ نیکی و بدی تیرے بغیر
کس نے پایا رتبۂ شاہنشہی تیرے بغیر — زیرِ فرمان کس کے ہیں جن و پری تیرے بغیر
دوسرا ہے کون دنیا میں سخی تیرے بغیر — خلق پر حاصل ہے کس کو برتری تیرے بغیر
کون کرتا ہے ضعیفوں کو قوی تیرے بغیر — ختم ہے کس پہ ہوئی پیغمبری تیرے بغیر
مانگے کس سے مدعا ہر مدعی تیرے بغیر — اقتدا کس سے کرے ہر مقتدی تیرے بغیر
کس سے ہے اپنی محبت یا نبیؐ تیرے بغیر — کون اپنا ہے بھلا ہمدم کوئی تیرے بغیر
کون کرتا ہے ہماری حق رسی تیرے بغیر — التجا کس سے کرے یہ ملتجی تیرے بغیر
کون سنتا ہے ہماری عاجزی تیرے بغیر — اور کس سے ہے ہماری دل لگی تیرے بغیر

ہند میں لگتا نہیں اب اپنا جی تیرے بغیر
ہو رہی ہے بلکہ مشکل زندگی تیرے بغیر

# خوشہ چین ہیں آپؐ کے اسکندر و دارا و جم

(از سرور)

تم عرب کے بادشاہ ہو کارِ فرمائے عجم — خوشہ چین ہیں آپؐ کے اسکندر و دارا و جم

گردنِ گردنکشاں ہے آپ کی ہیبت سے خم
چومتے ہیں سروران دو جہان خاکِ قدم
حکم میں ہیں عرش وفرش وکرسی ولوح وقلم
جنّ وانسان وملائک ہیں غلام بیدرم
تم سے نکلا ہے وجود ہر وجود وہر عدم
تم ہو شاہنشاہِ عالی جاہ اقلیم قدم
مہربانی حق نے تم پر ختم کی اور لطف تم
تم کو بخشا سرزمین پہ اختیارِ بیش وکم
ابرِ رحمت تم ہو دریائے سخا کانِ کرم
تم سے ہے سرسبز ہر موسم میں بُستانِ ہرم
کیا کہیں یا شاہ احوال دل غمدیدہ ہم
غرق خون رہتے ہیں جس سے چشم گریاں دمبدم
لیجئے میری خبر اے سرورِ عالی ہمم
ورنہ اپنا انتظاری میں نکل جائے گا دم

دل اٹھاتا ہے نہایت صدمۂ رنج والم
ہے میری جان مبتلا اندر بلائے درد وغم

# اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ

(از زین العابدینؓ)

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ
مَنْ وَجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ
قُرْاٰنُنَا بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ
اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھَجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ تَتَبَّعْ نَبِیًّا عَالِمًا

يَوْمًا وَّلَيْلًا دَآئِمًا اُرْزُقْ كَذَالِيْ بِالْكَرَمْ

لِيْ حَسْرَةٌ اِسْمَعْ كَذَا لِمَ لَمْ اَصِفْ لِلْمُصْطَفٰى
فِيْ كُلِّ حِيْنٍ قَدْ مَضٰى فِي الْحَالِ مَا يُحْصَى الْاَلَمْ

يَا مُصْطَفٰى يَا مُجْتَبٰى اِرْحَمْ عَلٰى عِصْيَانِنَا
مَجْبُوْرَةٌ اَعْمَالُنَا طَمْعًا وَّذَنْبًا بِالظُّلَمْ

لَسْتُ بِرَاحٍ مُّفْرَدًا بَلْ اَقْرِبَآئِيْ كُلُّهُمْ
فِي الْقَبْرِ اِشْفَعْ يَا نَبِيْ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ الْقَلَمْ

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
مَظْلُوْمِ اَيْدِ الظّٰالِمِيْنَ بِالْمَوْكِبِ وَالْمُزْدَحَمْ

---

## مُحَمَّدٌ حَبِيْبٌ حَبِيْبٌ حَبِيْبٌ

(از نامعلوم)

سَلَبْتُمْ فُؤَادِيْ فَصَارَ الْهَوٰى — اِلَيْكُمْ رَقِيْبٌ رَقِيْبٌ رَقِيْبٌ
وَلَا تَقْتُلُوْنِيْ كَذَا عَامِدًا — لِاَنِّيْ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ
وَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنْ قَتْلَتِيْ — فَهٰذَا عَجِيْبٌ عَجِيْبٌ عَجِيْبٌ
عَلٰى قَبْلَ مَوْتِيْ تَجِدْ بِاللِّقَا — يَكُوْنُوْا النَّصِيْبُ نَصِيْبٌ نَصِيْبٌ
فَصَارَ الْمُحِبُّ كَثِيْرَ الْبُكَا — وَدَمْعِيْ صَبِيْبٌ صَبِيْبٌ صَبِيْبٌ
وَيَا نَاشِرَ الْحَيِّ لَا تَفْتَضِيْ — فَمِنْهُ حَبِيْبٌ حَبِيْبٌ حَبِيْبٌ
وَيَا سَاكِنَ الْحَيِّ يَا ذَا الْقَنَا — فَقُلْ لِّلْحَبِيْبِ حَبِيْبٌ حَبِيْبٌ
وَنَادَيْتُ فِي الْحَيِّ وَاحَسْرَتَا — فَقُوْلُوْا غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ
لِاَنَّ اِلٰهِيْ سَمِيْعُ الدُّعَا — بِقَوْلِيْ مُجِيْبٌ مُجِيْبٌ مُجِيْبٌ

Marfat.com

وصلوٰ علی المصطفیٰ الہاشمی
محمد حبیب حبیب حبیب

# راستہ شہر مدینہ کا بتا دو کوئی

(از شوقی)

در احمد کا کہیں مجھ کو پتا دو کوئی
راستہ شہر مدینہ کا بتا دو کوئی

خاک دروازہ محبوب کی تھوڑی لاکر
میری آنکھوں میں ذرا سرمہ لگا دو کوئی

جس در پاک کا جبریل امین ہے دربان
جاکے اُس در پہ مرا حال سُنا دو کوئی

روز و شب عاشق بیمار کو غش رہتا ہے
در احمد کی ذرا خاک سنگھا دو کوئی

اے صبا بہر خدا مشتِ غبار شوقی
طرف اس کوچۂ احمد کے اڑا دو کوئی

# اَلسّلام اے عالمِ اُمّی لقب عالی نسب

(از نامعلوم)

اَلسّلام اے شاہد گلگوں قبا گل پیرہن
اَلسّلام اے باغِ دین کے عندلیب نعرہ زن

اَلسّلام اے کعبۂ حسن و جمالِ نورِ حق
اَلسّلام اے قبلۂ اہلِ دل و منظورِ حق

اَلسّلام اے پیشوائے مرسلاں و مقبلاں
اَلسّلام اے نورِ انوار خدائے دو جہاں

اَلسّلام اے سروِ گلزارِ قدیم کبریا

اَلسَّلام اے غنچۂ باغِ بہشتِ جانفزا
اَلسَّلام اے عالِم اُمی لقب عالی نسب
اَلسَّلام اے سیّدِ والاحسب شاہِ عرب
اَلسَّلام اے شمعِ وحدت صد درود صد سلام
اَلسَّلام اے نورِ کثرت صد درود صد سلام
اَلسَّلام اے اہلِ قرآن الصّلوٰۃ والسّلام
اَلسَّلام اے نورِ ایمان الصّلوٰۃ والسّلام

# کرم کا، خُلق کا، جود و سخا کا، لطف و احسان کا

(از قادری)

ازل ہی سے ہوا محبوب وہ محبوب سبحاں کا
حسنؓ کا، سبطِ اصغرؓ کا، نبیؐ کا، شاہِ مرداں کا
وہ دلدارِ محمدؐ جان و دل ہے ماہِ کنعاں کا
خضرؑ کا، نوحؑ کا، موسیٰؑ کا، عیسےٰؑ کا، سلیمانؑ کا
وہ ہے محبوب سبحانی، تو پھر کیونکر نہ مالک ہو
زمین کا، آسمان کا، عرش کا، کرسی کا رضواں کا
ہوا وہ شیخِ عالم رہنما ساری خلائق کا
ملک کا، حُور و غلماں کا، پری کا، جن و انساں کا
وُہ نورِ مصطفائیؐ خلق میں ہے باعثِ تزئیں
مدینے کا، عرب کا، کعبے کا، قبلے کا، ایماں کا
بڑھایا مرتبہ خالق نے اُن کے فیضِ مقدم سے

Marfat.com

عرب کا، خطۂ بغداد کا، ہامان کا، جیلان کا
شہِ جیلانؒ کا احساں ہے عجب دریائے بے پایاں
کرم کا، خُلق کا، جود و سخا کا، لطف و احساں کا
اثر دل سے مٹایا الفتِ محبوبِ سُبحاں نے
الم کا، رنج کا، غم کا، پریشانی کا، حرماں کا
گھٹایا مرتبہ حسنِ لب و دندانِ حضرتؐ نے
گہر کا، لعل کا، یاقوت کا، ہیرے کا، مرجان کا
پئے تسلیم سر خم ہے یہ کس کی آمد آمد میں
شجر کا، نخل کا، گل کا، ثمر کا، سروِ بستان کا
ہیں جتنے بانیِ محفل الٰہی ہو بھلا ان کا
فدا کا قادری کا کمترین کا منقبت خواں کا

## یاد جب صورتِ محبوبِ خدا آتی ہے

(از نامعلوم)

بُوئے گُل بھر کے جو دامن میں صبا آتی ہے
یاد اس وقت مدینے کی ہوا آتی ہے

ماہ و خورشید نظر سے مری گر جاتے ہیں
یاد جب صورتِ محبوبِ خدا آتی ہے

اے نبیؐ بہرِ خدا مجھ پہ کرم کی ہو نظر
اب گناہوں سے مجھے اپنے حیا آتی ہے

شربتِ دید پلا دو تو ابھی صحت ہو
کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہے

واہ رے عشق کہ لیتا ہوں بلائیں بڑھ کر
ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہے

اپنی آنکھوں میں جگہ دیتی ہیں حوریں اُس کو
جس کی اے مومنو! طیبہ میں قضا آتی ہے

الفتِ شافعِ محشر ہے تو پھر کیا غم ہے
مرے کانوں میں یہ ہر وقت صدا آتی ہے

# بختِ برگشتہ مرا بختِ سکندر ہو جائے

(از کافی)

خواب میں مجھ کو جو دیدارِ پیمبرؐ ہو جائے / دِل ہو روشن مرا بیدار مقدر ہو جائے

نعت گر تیغِ زباں کا مرے جوہر ہو جائے / رعب غالب مرا ہر اہلِ سخن پر ہو جائے

یادِ قامت میں قیامت ہے جو نالہ میرا / ڈر یہ رہتا ہے نہ برپا کہیں محشر ہو جائے

وصفِ نورِ رُخِ حضرتؐ وہ سُنائے واعظ / جس کے پر تو سے یہ دل میرا منور ہو جائے

دیکھتے ہی درِ حضرتؐ کے گدا کا رتبہ / کیوں نہ رضوان درِ فردوس پہ ششدر ہو جائے

میری جانب کو جو آئینہ رُخ کا رُخ ہو / بختِ برگشتہ مرا بختِ سکندر ہو جائے

مہر بن کر مری قسمت کا ستارہ چمکے / آپؐ کا عکس فگن گر رُخِ انور ہو جائے

کافی یہ نقش ہے تسخیرِ دو عالم کے لئے
آپؐ کا نام جو کندہ مرے دل پر ہو جائے

---

# دِل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پہ خُدا خُدا

(از ہنر)

کیوں کر نہ مجھے ملک نہ کہیں مردِ باخدا / دِل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پہ خدا خدا

یوسفؑ بچے کنوئیں سے ابراہیمؑ آگ سے / سچ ہے کہ ہر غریب کا ہے آسرا خدا

دنیا کا انتظام ہمیشہ ہے ایک سا / ثابت ہوا ہمیں کہ نہیں دوسرا خدا

کیا جادۂ شریعتِ احمدؐ ہے مستقیم / اس راہ میں چلا جو کوئی مل گیا خدا

طوفانِ حادثاتِ جہاں سے نہیں خطر / حامی مرا ہے نوحؑ کی کشتی کا ناخدا

ہوتا اگر نہ مطلبِ پیدائشِ رسولؐ / کرتا کبھی نہ خلقتِ ارض و سما خدا

Marfat.com

تم مغفرت جو خلق کی کرتے ہو یا نبیؐ | راضی ہمیشہ آپؐ سے ہے آپؐ کا خدا
مدفن مرا قریب رسالت مآبؐ ہو | بندے کی مستجاب کرے یہ دعا خدا
یا شاہؐ ہوں جو جرم مرے بخشوایئے | شافع ہیں آپؐ مالکِ روزِ جزا خدا
مجرم تو ہوں محبّ ہوں رسالت پناہؐ کا | مجھ کو بھی بخش دے گا مقرر مرا خدا

حج سے ہو اور زیارتِ مولیٰ سے فیضیاب
ہو جلد یہ قبول ہنر کی دعا خدا

## سر مرا ہے در تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ

(از ہنر)

سب پہ احسان ہے تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ | اس طرف بھی ہو اشارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
بیچ دھارے میں ہے کشتی ناخدا کوئی نہیں | ڈھونڈھتے ہیں ہم کنارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
کی تھی آگے بھی تو جاں بخشی ہماری آپ نے | کیجئے زندہ دوبارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
حیف کی جا ہے اگر ہو بندۂ احسانِ غیر | بندۂ احسان تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
تم اگر آتے نہیں تو بھیجو غوث پاکؒ کو | چاہیے کچھ تو سہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
چھوٹتے ہیں عمر بھر کب آپؐ کے مجھ سے قدم | سر مرا ہے در تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
سجدۂ در کا تمہارے ہے جو پیشانی پہ داغ | ہے یہ قسمت کا ستارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
ایک دم میں کوہ سارا ہو گیا کوہِ طلا | جب کیا تم نے اشارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
آپؐ کے رخسارۂ پُر نور سے پُر نور ہے | عرش کا میدان سارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ
مومنوں کو ہے تماشا آپؐ کے رخسار کا | باغِ جنت کا نظارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ

کچھ تمہیں اپنے ہنر مداح کی بھی ہے خبر
تنگ ہے یہ ہیچ کارا یا محمدؐ مصطفےٰؐ

Marfat.com

# شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروانے میں کون

(از حافظ)

ماہ میں گر آپ ہے تو شمسِ نورانی میں کون
شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروانے میں کون

کاہے کو شیخ و برہمن ڈھونڈتے پھرتے ہو تم
گر خدا بستی میں رہتا ہے تو ویرانے میں کون

اے فقیر و مرشد و اللہ جو کہتے ہو تم
گر خدا مرشد میں ہے تو ہم سے دیوانے میں کون

کیوں مریدوں کو کراتے تم ہو سجدہ پیر حق
نحن اقرب میں ہے، وہ تو دل کے کاشانے میں کون

ہر کسی سے کیوں جھگڑتے ہو سدا پی کر شراب
گر خدا مستوں میں رہتا ہے تو فرزانے میں کون

تو مصور کھینچتا تصویر جو ہے ہر گھڑی
کھینچنے میں گر وہ رہتا ہے تو کھینچوانے میں کون

جا کے تم دیر و حرم میں ڈھونڈتے ہو کس لئے
گر خدا مسجد میں رہتا ہے تو بتخانے میں کون

قلقلِ مینا سے سنتے ہو صدا آتی ہے کیا
گر خدا کشتی میں رہتا ہے تو پیمانے میں کون

ہے یہ منزل سخت تر سمجھو اسے حافظ ذرا
بیخودی سے باخودی بہتر ہے آجانے میں کون

---

# جو محمدؐ سے ملے اُس سے خدا ملتا ہے

(از بندہ)

دل کو کیا ذکر محمدؐ سے مزا ملتا ہے
اَیُّھَا النَّاس اسی دم سے خدا ملتا ہے

یہ تقیّد ہے کہ آن سرورِ عالمؐ کے بغیر
اور پھر کس سے خدا اُن کے سوا ملتا ہے

شب کو رویا میں یہ جبرئیلؑ سکھاتے تھے مجھے
جو محمدؐ سے ملے اُس سے خدا ملتا ہے

ہوں گنہگار یہ اُمید شفاعت ہے مجھے
راہ بھولے کے تئیں راہ نما ملتا ہے

کیوں دلا ہوتی ہے طرفین میں کیسی شادی
کہیں معشوق سے عاشق جو نیا ملتا ہے

شبِ معراج میں جبریلؑ سے کہتے تھے نبیؐ
آج سرکار سے دیکھیں ہمیں کیا ملتا ہے

دل تصدق ہے جو سنگِ درِ احمدؐ پہ خیال
یہ وہ آئین ہے کہ خود دوڑ کے جا ملتا ہے

خود بلاتا ہے خدا بندہ نوازی سے انہیں
ورنہ بندہ بھی کہیں اپنے سے جا ملتا ہے

## ہوں اسیرِ حلقۂ گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

(از امیرؔ)

سورۂ والشمس وصفِ روئے فخرِ انبیاءؐ
آیۂ واللیل ہے گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

قبلۂ ایماں ہے میرا روئے فخرِ انبیاءؐ
ہوں اسیرِ حلقۂ گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

پنجۂ پُر زور میں تھی طاقتِ دستِ خدا
قدرتِ حق قوتِ بازوئے فخرِ انبیاءؐ

دیدۂ یعقوبؑ روشن ہو گئے اس وجہ سے
جامۂ یوسفؑ میں پائی بوئے فخرِ انبیاءؐ

کیوں نہ ہو مقبول درگاہِ خدا میری نماز
سامنے ہے کعبۂ ابروئے فخرِ انبیاءؐ

کیا حقیقت میرے دل کی طائرِ سدرہ بھی ہے
قمریِ سروِ قدِ دلجوئے فخرِ انبیاءؐ

دونوں عالم کی ہے آبادی فقط اس وجہ سے
ہیں یہ زیرِ سایۂ گیسوئے فخرِ انبیاءؐ

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآں میں امیرؔ
ہے ظفر تکیہ پئے پہلوئے فخرِ انبیاءؐ

## موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پر

(از امیرؔ)

نقشِ قدم ہیں آپؐ کے اختر زمین پہ
کیوں کر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر

اس سے بھی صاف جلوہ نما ہے خدا کا نور
عرشِ بریں ہے روضۂ انور زمین پر

تکلیف شرع سے نہیں خالی کوئی بشر
قبضہ ہمیشہ آپؐ کا ہے ہر زمین پر

سلطان ہیں آپ بھیجے ہوئے تھے سب آپ کے
آئے تھے پیشتر جو پیغمبر زمین پر

ہاتھوں ہیں اُن کے آپ کے بازو کا زور تھا
حیدرؓ جو کافروں سے لڑے ہر زمین پر

دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثریٰ میں بھی
جبرئیلؑ کے نہ بچھتے اگر پر زمین پر

تھی کس خوشی کی شب شبِ معراج مصطفےؐ
امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر

تا وقتِ صبحگاہ سرِ شام سے ہوئے
جاری فیوضِ خالقِ اکبر زمین پر

بس اتنی دیر میں کہ رہی گرمیٔ بساط
پھر آئے لامکان سے پیغمبرؐ زمین پر

جاری ہیں بسکہ ماتمِ حضرت میں میرے اشک
موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پر

مشتاق ہوں میں خاکِ مدینہ کا اے امیرؔ
آئے جو موت بھی تو اُسی سر زمین پر

## شمشیر کا زباں سے لیتا ہوں کام روز

(از امیرؔ)

چلتے ہیں میکدے میں محبت کے جام روز
رہتے ہیں مست مدحتِ ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربارِ عام روز
مجرے کو آئیں خضر علیہ السلام روز

ہے ہند میں بھی وردِ درود و صلوٰۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا سلام روز

رُخ آپ کا ہے مہر تو قد آپ کا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہوں میں ذرّہ تمام روز

کٹتے ہیں مدعی جو میں کرتا ہوں وصفِ شاد
شمشیر کا زبان سے لیتا ہوں کام روز

کب مہبطِ فیوض نہ تھا آپؐ کا مکان
لاتے تھے جبرئیلؑ خدا کا پیام روز

جانا ہو کب مدینے میں اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت میں شام روز

ہوں میں یہاں ہجومِ الم میں گھرا ہوا
رہتا ہے زائروں کا وہاں اژدہام روز

Marfat.com

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب میں
پھروں ہی دیکھتا ہوں خدا کا کلام روز
حضرتؐ سے باتیں کرتے تھے جو بالمشافہہ
گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہوا اُدھر کے سفر کا درست امیرؔ
کرتا ہوں صبح اُٹھ کے یہی اہتمام روز

# یا نبیؐ ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک

(از امیرؔ)

یا نبیؐ ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک
دیکھئے آپؐ مدینے میں بلائیں کب تک
آنکھیں پتھرا گئی ہیں راہ بہت دیکھ چکے
سختیاں دردِ جدائی کی اُٹھائیں کب تک
پھر کے آتے ہیں جو زائر ہمیں کرتے ہیں خجل
بات بگڑی ہوئی لوگوں سے بنائیں کب تک
صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمیں امید کا دن
گھری گھری شبِ غم کی یہ گھٹائیں کب تک
اشکِ غم رک نہیں سکتے ہیں کہاں تک روکیں
دردِ دل چھپ نہیں سکتا ہے چھپائیں کب تک
نہیں ملتی ہمیں دنیا کے بکھیڑوں سے نجات
یا نبیؐ گرد رہیں گی یہ بلائیں کب تک
کیجئے وعدہ بلانے کا کہ اب تاب نہیں
کیئے بدلیں گی مخالف کی ہوائیں کب تک

چل زیارت کو بھلے نہیں اچھے ہیں امیرؔ
جمع کر دل کو پریشان یہ راہیں کب تک

# اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں

(از امیرؔ)

زخمیٔ عشق دمِ تیغِ الم جانتے ہیں
اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں
شرفِ آدمؑ بے سایہ کو ہم جانتے ہیں
سایہ کیا شے ہے اسے اہلِ عدم جانتے ہیں

Marfat.com

کہہ دو رضواں سے ہمیں سیر کی تکلیف نہ دے — ہم مدینے ہی کو گلزارِ ارم جانتے ہیں
وصف کرنے لگے موسیٰؑ تو یہ آئی آواز — کوئی کیا جانے گا احمدؐ کو جو ہم جانتے ہیں
بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جن کو — ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغرِ جم جانتے ہیں
خشک کیا مزرعۂ امید رہے گا اُن کا — جو ترے گیسوؤں کو ابرِ کرم جانتے ہیں
نیستی ہے انہیں ہستی جو ترے پیرو ہیں — عمرِ صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہیں
اسم پاک آپؐ کا ہے سب سے مقدّم مرقوم — رتبہ جو آپؐ کا ہے لوح و قلم جانتے ہیں
دل کفّار میں پڑتے ہیں اگر داغِ حسد — ہم وہ پتھر ہیں ترے نقشِ قدم جانتے ہیں
تیرے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ — تیری آنکھوں کو غزالانِ حرم جانتے ہیں
تشنۂ شوق ترے قلزمِ ہمت کے حضور — بحرِ زخّار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہیں
جلوۂ نورِ سیہ اور کوئی کیا جانے — تیرے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہیں
جا سکے اڑ کے نہ معراج میں ہمراہِ بُراق — جبرئیلؑ آپؐ کے توسن کا قدم جانتے ہیں

غیب کے حال سے جو لوگ ہیں آگاہ امیرؔ
وُہ اُسے مجمعِ امکان قدم جانتے ہیں

## سوز حاصل ہے مجھے ساز نہیں ہے تو نہ ہو

(از امیرؔ)

مدح خواں ہوں میں جو آواز نہیں ہے تو نہ ہو — سوز حاصل ہے مجھے ساز نہیں ہے تو نہ ہو
مرتے ہی پھاند کے دیوار میں داخل ہونگا — بابِ فردوس اگر باز نہیں ہے تو نہ ہو
ہے مئے عشق سے حضرتؐ کے مرا دل مخمور — جام میں بادۂ شیراز نہیں ہے تو نہ ہو
دیکھ سکتا نہیں کنجشک کو دہشت سے ترِی — بند گر دیدۂ شہباز نہیں ہے تو نہ ہو
زندہ دل جتنے ہیں اقرارِ نبوّت ہے انہیں — مردہ دل قائلِ اعجاز نہیں ہے تو نہ ہو

Marfat.com

آپؐ کا نام تو لیتا ہے مؤذن ہر صبح
مثلِ داؤد خوش آواز نہیں ہے تو نہ ہو

دردِ الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہیں ہے تو نہ ہو

لڑ کے مر جائینگے خود حسد طبیعت سے عدو
آسمان تفرقہ پرواز نہیں ہے تو نہ ہو

آشیانہ ہے مدینے میں درختوں پہ مرا
اب اگر طاقتِ پرواز نہیں ہے تو نہ ہو

دُور سے دیکھ لیا کرتے ہیں حضرتؐ کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہیں ہے تو نہ ہو

رہ نہیں جانے کا میں وادیٔ مدحت میں امیرؔ
توسنِ فکر سبکسار نہیں ہے تو نہ ہو

# اُمّت کے دل ہیں تیری بدولت بڑھے ہوئے

(از امیرؔ)

جاتے تھے جب براق پہ حضرتؐ چڑھے ہوئے
قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوئے

جھک جھک کے چوم لیتے ہیں جنت کی ڈالیاں
کیا بیل بوٹے ہیں سر مسند کڑھے ہوئے

تعلیم جبرئیلؑ امیں تھی برائے نام
حضرتؐ وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

پایا ہے بوسہ نقش کفِ پا کا خواب میں
ہیں اب دماغ عرش بریں پر چڑھے ہوئے

اے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو رواں
بانگِ جرس سے پاؤں ہوں آگے بڑھے ہوئے

رہ رہ کے گُل زمین مدینے کی راہ میں
تھالے ریاضِ خُلد کے سایے کڑھے ہوئے

پلّہ جو نیکیوں کا گھٹا ہے تو غم نہیں
اُمّت کے دل ہیں تیری بدولت بڑھے ہوئے

اللہ رے شوق پہنچے مدینے میں دن رہے
منزل سے ہم اگرچہ رواں دن چڑھے ہوئے

حضرتؐ کا علم علمِ لدنی تھا اے امیرؔ
دیتے تھے قدسیوں کو سبق بن پڑھے ہوئے

Marfat.com

# لاؤ نہ مرا نامۂ عصیاں مرے آگے

(از امیرؔ)

جنّت ہے درِ خسروِ ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دو نکی رضوان مرے آگے

پہنچا ہوں جو اُس در پہ تو پائی یہ بشارت
دارا کو نہیں رتبۂ دربان مرے آگے

حضرتؐ کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوّت
ہے زال سے کم رستمِ ذیشان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچۂ حضرتؐ کی گدائی
کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مرے آگے

ہوتی ہے جو ہمراہیٔ یثرب تو ادب سے
چلتے نہیں رستے میں سلیمان مرے آگے

ابروئے رُخِ شہؐ کو سمجھتا ہوں میں ایمان
مومن ہوں یہ کعبہ ہے وہ قرآن مرے آگے

وہ سیر طبیعت ہوں کہ پتھر سے ہوں کمتر
دُرِّ عدن و لعلِ بدخشان مرے آگے

رستے میں کیا شوقِ زیارت نے یہ اندھا
ہو چاہ تو ہے چاہِ زنخدان مرے آگے

مدّدِ حضرتؐ نہیں کوئی ہو مصیبت
آندھی ہو نہ کچھ چیز نہ باراں مرے آگے

صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے
ظلمات سے خود چشمۂ حیواں مرے آگے

شدّت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لائیں طبقِ نعمتِ الواں مرے آگے

اندیشہ نہیں راہ میں کچھ بہرِ حفاظت
پیچھے ہیں خضرؑ موسیٰؑ عمران مرے آگے

ہر گام میں ہوں زمزمۂ حضرتؐ کے قرین میں
ہر وقت ہے وہ کعبۂ ایمان مرے آگے

حضرتؐ کی شفاعت ہے تو ہے ظلمتِ عصیاں
دم بھر صفتِ دودِ پریشاں مرے آگے

بھیجے ہوئے حضرتؐ کے سب احباب ہیں موجود
ہیں راہ نما بوذر و سلماں مرے آگے

لے جاؤ حضورِ شہؐ ذیجاہ فرشتو
لاؤ نہ مرا نامۂ عصیاں مرے آگے

اوصافِ معلّیٰ سے امیرؔ ایسی ہے الحان
ہیں مرغِ چمن سر بہ گریباں مرے آگے

---

Marfat.com

# دل آپ پہ ہے قرباں جان آپ پر سے صدقے

(از امیرؔ)

مال آپ پر تصدق، جان آپ پر سے صدقے
آنکھوں پہ سر ہے قربان، آنکھیں ہوں سر سے صدقے

کہتے ہیں گرد عارض باہم یہ دونوں گیسو
میں ہوں ادھر سے قربان، تو ہو ادھر سے صدقے

بولے ملک جو آدمؑ، نازاں ہوئے ولا پر
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

کہتا ہے مہر و مہ سے رُخ دیکھ کر نبیؐ کا
تو شام سے ہو قربان، میں ہوں سحر سے صدقے

ناف زمیں ہے شہؐ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادھر سے قرباں، غربی اُدھر سے صدقے

ٹکڑوں سے پل گئے ہیں جتنے تھے اہل حاجت
شاہ وگدا نے پائے حضرتؐ کے در سے صدقے

جو مال امیرؔ کا ہے، مالک ہیں آپؐ اس کے
دل آپؐ پہ ہے قرباں جاں آپؐ پر سے صدقے

# چشمِ رحمت میں گزر کیجئے آنسو ہو کر

(از مولوی محمد محسن محسنؔ)

آنکھ پہ ٹھہری نظر مائل ابرو ہو کر ہم پھرے کعبہ سے اے قبلہ تو ہندو ہو کر

شب کو یہ جذب محبت کا تماشہ دیکھا
شمع پروانہ کے ساتھ اُڑ گئی جگنو ہو کر

دیکھ کر آنکھوں کو بھرتا ہوں میں دم زلفوں کا
کالے کوسوں گئیں آہیں مری آہو ہو کر

رو کے دھو ڈالئے سب نامۂ اعمال اپنا
چشمِ رحمت میں گزر کیجئے آنسو ہو کر

تالیاں کس نے دمِ رقص بجائیں محسنؔ
زہرۂ چرخ گری فرش پہ جگنو ہو کر

## کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستاں کیلئے

(از مولوی محمد محسن، محسنؔ)

کھلے تھے لب نہ ابھی نالہ و فغاں کے لئے
کہ مانگی خیر فرشتوں نے آسماں کیلئے

فلک سے گزری گئی سیر لامکاں کے لئے
اب آ گئے جاتی ہے آہ رسا کہاں کیلئے

کھلے نہ تھے لبِ بلبل ابھی فغاں کے لئے
کہ سر جھکانے لگی شاخِ گل خزاں کیلئے

صنم کدہ سے اٹھوں زاہد و جناں کے لئے
کہاں سے مجھ کو اٹھاتے ہو تم کہاں کیلئے

تڑپ تڑپ کے تو پہنچا ہوں کوئے دلبر تک
یہاں سے اے طپشِ دل اٹھوں کہاں کیلئے

سوادِ نجد نہ صحرائے بے ستوں چھوڑا
ہمارے شوق نے بھٹکے کہاں کہاں کیلئے

شبِ فراق نہ ہو، روز انتظار نہ ہو
تو ہم بھی فکر کریں عمرِ جاوداں کیلئے

قفس میں بیٹھے یہ سوجھی کہ آتشِ دل سے
لئے چلو کوئی چنگاری آشیاں کیلئے

قضا نے کس لئے فرہاد و قیس کو چھیڑا
مجھ ہی کو پہلے بلانا تھا امتحاں کیلئے

ہے جی میں لکھیے وہ افشانِ یار کی تعریف
نہ چھوڑیئے کوئی مضمون کہکشاں کیلئے

بہار آئی یہ نشو و نما کا عالم ہے
کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستاں کیلئے

غزل سرائی رندانہ ہو چکی یارو
کھلیں گے لب مرے اب لا ربابیاں کیلئے

ازل میں جب ہوئیں تقسیم نعمتیں محسنؔ
کلامِ نعتیہ رکھا مری زباں کیلئے

Marfat.com

# کیا راز و نیاز آج ہے بندہ میں خدا میں

(از مولوی محمد محسن، محسن)

دوڑی ہے کسی جلوہ گہہ ناز و ادا میں
ملنے کی سکت اب نہیں باقی ہے قضا میں

شیشے سے نکل رندِ مے آشام ہیں بیچین
غمزے نہ کر اے دخترِ رز ایسی گھٹا میں

گل سنتے ہیں گلزار میں آمد جو خزاں کی
کیا چھپتے ہوئے پھرتے ہیں دامانِ صبا میں

شرمائی ہوئی آنکھ کی چتون ہے قیامت
شوخی کی جھلک قہر ہے اندازِ حیا میں

محشر میں دلِ غمزدہ کی قدر کھلے گی
اس مال کے دام اٹھیں گے بازارِ جزا میں

اے شوق سنبھل چوٹ چلا چاہتی ہے اب
میرے دلِ پرخوں میں ترے رنگِ حنا میں

محسن شبِ معراج یہ کہتے تھے فرشتے
کیا راز و نیاز آج ہے بندہ میں خدا میں

# سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

(از مولوی محمد محسن، محسن)

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سروِ قدانِ گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طولِ امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پہ بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانبِ قبلہ ہوئی ہے یورشِ ابرِ سیاہ
کہیں پھر کعبہ میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دھر کا ترسا بچہ برق لئے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لئے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلٰے ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

Marfat.com

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

راکھیاں لیلے سلونوں کی برہمن نکلے
تارِ بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

اب کے میلا تھا ہنڈولے کا بھی گردابِ بلا
نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل

ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے
بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہِ نو کی کشتی
بحرِ اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہل چل

قمریاں کہتی ہیں طوبیٰ سے مزاجِ عالی
لالۂ باغ سے ہندوئے فلک کھیم کسل

شبِ دیجور اندھیرے میں ہے ظلمت کے نہاں
لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

شاہدِ کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگٹ
چشمِ کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

ہو گیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت
یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمل

شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید
ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیرِ زحل

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے اسے لیکر مشعل

نور کی پتلی ہوئی پردۂ ظلمت میں نہاں
چشمِ خورشید جہاں بیں میں ہیں آثارِ سبل

آتشِ گل کا دھواں بامِ فلک تک پہنچا
جم گیا منزلِ خورشید کی چھت میں کاجل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

جس طرف سے گئی بجلی پھر ادھر آ نہ سکی
قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل

فیضِ ترطیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر
زرِ محلول ہے اخگر تو کھرل ہے منقل

آبِ آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے
کہیے تصویر سے گرنا نہ کہیں دیکھ سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کاہکشاں کے نکل آئی کونپل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار
دیدۂ نرگسِ شہلا کو نہ سمجھو احول

Marfat.com

خضرؑ فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز | پھول سے کہتے ہیں پھلتا رہے گلزارِ امل
عطر افشاں ہے شبیہ گل نسرین و سمن | نخل داؤدی مومی سے ٹپکتا ہے عسل
لہریں لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ | چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمین پر مخمل
جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر | مصحفِ گل کے حواشی پہ طلائی جدول
ہم زباں وصفِ چمن میں ہوئے سب اہلِ چمن | طوطیوں کی جو ہے نظمیں تو بلبل کی غزل
تختِ طاؤسی گلشن پہ ہے سایہ کے ابر | چتر کھولے ہوئے فرق شہ گل پر سنبل
جس طرف دیکھیے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں | لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل
شاخ پر پھول ہیں جنبش میں زمین پر سنبل | سب ہوا کھاتے ہیں گلشن میں سوار اور پیدل
پھول ٹوٹے ہوئے پھرتے روشوں پر ہیں نسیم | یا سڑک پر ہیں ٹہلتے ہوئے گلگوں کوتل
آہِ قمری میں مزہ اور مزے میں تاثیر | سرو میں دیکھیے پھول آنے لگے پھول میں پھل
ساتھ ساتھ آتے ہیں نالوں کے جگر کے ٹکڑے | شجرِ آہ رسا میں نکل آئی کونپل
شجرے میں پیر مغاں کے نکل آئیں شاخیں | حرمتِ دخترِ رز میں نظر آتا ہے خلل
سبزہ خط سے ہوا ہونے لگے سرخی لب | چمن حسن سے لال اڑ گئے بن کر ہریل
صاف آمادہ پرواز ہے شاماں کی طرح | پر لگائے ہوئے مژگانِ صنم سے کاجل
خندہ ہائے گل قالین سے ہوا شورِ نشور | کیا عجب ہے جو پریشاں ہے خوابِ مخمل
طرفہ گردش میں گرفتار عجب پھیر میں ہے | سرمہ ہے نیند مری دیدۂ بیدا دھل
شاخِ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑے ملار | نونہالانِ گلستاں کو سنائے یہ غزل

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل (مطلع) | برج میں آج سری کشن ہے کالا بادل
خوب چھایا ہے سرِ گوکل متھرا بادل | رنگ میں آج کنہیا کے ہے ڈوبا بادل

شاہدِ گل کا لئے ساتھ ہے ڈولا بادل      برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل
سطحِ افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی      روپ بجلی کا سنہرا ہے رُو پہلا بادل
چتّمۂ رخ پہ بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے      سبزہ چمکائے ہلاتا ہوا بڑھا بادل
جب تلک بُرج میں جمنا ہے یہ کھلنے کا نہیں      ہے قسم کھائے اٹھائے ہوئے گنگا بادل
بجلی دو چار قدم چل کے پلٹ جائے نہ کیوں      وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل
چشمۂ مہر ہے عکسِ زرِ گل سے دریا      پرتوِ برق سے سونے کا ہے بجرا بادل
میری آنکھوں میں سماتا نہیں یہ جوش وخروش      کسی بیدرد کو دکھلائے کرشمہ بادل
دلِ بیتاب کی ادنیٰ سی چمک ہے بجلی      چشمِ پُرآب کا ہے ایک کرشمہ بادل
طپشِ دل کا اڑایا ہوا نقشا بجلی      چشمِ پُرآب کا دھویا ہوا خاکا بادل
اپنی کم ظرفیوں سے لاکھ فلک پہ چڑھ جائے      میری آنکھوں کا ہے اترا ہوا صدقہ بادل
کچھ ہنسی کھیل نہیں جوششِ گریہ کا ضبط      یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل
جامِ عمرِ فلکِ پیر ہوا ہے لبریز      لئے آتا ہے جنازہ دیئے کاندھا بادل
راجہ اندر ہے پریخانہ مئے کا پانی      نغمۂ نے کا سرِ مکیش کنہیا بادل
جوش پہ رحمتِ باری ہے چڑھا و خمِ مے      چشمکِ برق سے کرتا ہے اشارہ بادل

دیکھتا گر کہیں محسنؔ کی فغان وزاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

---

# الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

(از سر اقبال)

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں، زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی
مکاں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں

اگر کچھ آشنا ہوتا مذاقِ جبہ سائی سے
تو سنگِ آستانِ کعبہ جا ملتا جبینوں میں

کبھی اپنا بھی نظارہ کیا ہے تو نے اے مجنوں
کہ لیلےٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

مجھے روکے گا تو اے ناخدا کیا غرق ہونے سے
کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

چھپایا حسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے
وہی نازآفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے، اہلِ دل کے سینوں میں

تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہیں خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو

کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں
محبت کے لئے دل ڈھونڈھ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں
سراپا حسن بن جاتا ہے جس کے حسن کا عاشق
بھلا اے دل حسیں ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں
پھڑک اٹھا کوئی تیری ادائے مَاعَرَفنٰا پر
ترا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب نازآفرینوں میں
نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا
بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں
خموش اے دل! بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں
برا سمجھوں انہیں مجھ سے تو ایسا ہو نہیں سکتا
کہ ہیں خود بھی تو ہوں اقبالؔ اپنے نکتہ چینوں میں

## بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے

(از سر اقبالؔ)

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارے کی ہوس ہو تو لیلےٰ بھی چھوڑ دے

واعظ! کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبےٰ بھی چھوڑ دے

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

مانندِ خامہ تیری زباں پہ ہے حرفِ غیر
بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے

لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں دردِ عشق
بسمل نہیں ہے تو، تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

Marfat.com

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو، اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا
بُت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے!
اے بے خبر جزا کی تمنّا بھی چھوڑ دے

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

جینا وہ کیا جو ہو نفسِ غیر پر مدار
شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

شوخی سی ہے سوالِ مکرر میں اے کلیم
شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
اقبالؔ کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

# قبضے سے اُمّت بیچاری کے دیں بھی گیا دُنیا بھی گئی

(از سر اقبالؔ)

اے بادِ صبا! کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے اُمّت بیچاری کے دیں بھی گیا، دُنیا بھی گئی

یہ موجِ پریشان خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا
ہے دُور وصالِ بحر ابھی، تو دریا میں گھبرا بھی گئی

عزت ہے محبّت کی قائم اے قیس! حجابِ محمل سے
محمل جو گیا، عزت بھی گئی، غیرت بھی گئی، لیلا بھی گئی!

کی ترکِ تگ و دو قطرے نے، تو آبروئے گوہر بھی ملی
آوارگیٔ فطرت بھی گئی، اور کشمکشِ دریا بھی گئی

نکلی تو لبِ اقبالؔ سے ہے، کیا جانئے کس کی ہے یہ صدا
پیغامِ سکوں پہنچا بھی گئی، دلِ محفل کا تڑپا بھی گئی

Marfat.com

# نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایتِ زمانہ!

(از سر اقبالؔ)

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہِ محبت، وہ نگہ کا تازیانہ!

یہ بتانِ عصرِ حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ، نہ تراشِ آذرانہ!

نہیں اس کھلی فضا میں کوئی گوشۂ فراغت
یہ جہاں عجب جہاں ہے، نہ قفس نہ آشیانہ!

رگِ تاک منتظر ہے تری بارشِ کرم کی
کہ عجم کے میکدوں میں نہ رہی مے مغانہ!

مرے ہم صفیر اسے بھی اثرِ بہار سمجھے!
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ!

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے، تب و تابِ جاودانہ!

تری بندہ پروری سے مرے دن گذر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکائیتِ زمانہ!

---

# یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!

(از سر اقبالؔ)

اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ!
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحرِ فرنگیانہ
تعمیرِ آشیاں سے میں نے یہ راز پایا
اہلِ نوا کے حق میں بجلی ہے آشیانہ!
یہ بندگی خدائی، وہ بندگی گدائی!
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!
غافل نہ ہو خودی سے کر اپنی پاسبانی

شاید کسی حرم کا تو بھی ہے آستانہ!

اے لَا اِلٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتارِ دلبرانہ، کردارِ قاہرانہ!

تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے،
کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ!

رازِ حرم سے شاید اقبالؔ باخبر ہے
ہیں اس کی گفتگو کے انداز محرمانہ!

# فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

(از سر اقبالؔ)

خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں
جو ناز ہو بھی تو بے لذتِ نیاز نہیں

نگاہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں

مری نوا میں نہیں ہے ادائے محبوبی
کہ بانگِ صورِ اسرافیل دل نواز نہیں

سوالِ مے نہ کروں ساقیٔ فرنگ سے میں
کہ یہ طریقۂ رندانِ پاکباز نہیں

ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومتِ عشق
سبب یہ ہے کہ محبت زمانہ ساز نہیں

اک اضطرابِ مسلسل عتاب ہو کہ حضور!

Marfat.com

میں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں
اگر ہو ذوق تو خلوت میں پڑھ زبورِ عجم
فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

# میرے آقا مرے سلطاں مدینے والے

(از بیدم وارثی)

میرا دل اور مری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

باعثِ ارض و سما صاحبِ لولاک لما
عینِ حق صورتِ انسان مدینے والے

بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سروسامان مدینے والے

کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
اللہ اللہ رے تری شان مدینے والے

آڑے آتی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

دل بھی مشتاقِ شہادت ہے کماندارِ عرب
اس طرف بھی کوئی پیکان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا مرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدمؔ
یہی رکھیں مری پہچان مدینے والے

# مرے دردِ نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو

(از بیدم وارثی)

مرے دردِ نہاں کا حال محتاجِ بیاں کیوں ہو
جو لفظوں کا ہو مجموعہ وہ میری داستاں کیوں ہو

Marfat.com

پہنچکر خونِ دل آنکھوں تک اشکوں میں نہاں کیوں ہو
الٰہی حاصلِ دردِ محبت رائیگاں کیوں ہو

لحد پہ آکے میری خاک سے دامن کشاں کیوں ہو
نہیں معلوم تم اس درجہ مجھ سے بدگماں کیوں ہو

ترا جلوہ جو ہستی ہے، تو پھر قیدِ نظر کیسی!
مری ہستی جو پردہ ہے، تو یہ بھی درمیاں کیوں ہو

مٹا دو شوق سے آکر مٹا دو میری تربت کو
جو تم پہ مر مٹا ہو اُس کا اتنا بھی نشاں کیوں ہو

ترے قدموں پہ سر ہے سامنے تو ہے تصور میں
مرا نقشِ جبیں پھر بارِ سنگِ آستاں کیوں ہو

مجھے پامال بھی کرتے ہیں اندازِ تغافل سے
مجھی سے پوچھتے بھی ہیں کہ سرگرمِ فغاں کیوں ہو

بہارِ عارضِ گلگوں کا جلوہ ہے نگاہوں میں
خزاں نا آشنا ہوں میں مجھے خوفِ خزاں کیوں ہو

کہاں ایماں کس کا کفر اور دیر و حرم کیسے
ترے ہوتے ہوئے اے جاں خیالِ دو جہاں کیوں ہو

نئی دنیا بنا دی لذتِ ذوقِ اسیری نے
قفس کے رہنے والوں کو خیالِ آشیاں کیوں ہو

ترے تیروں نے بیدم کو حیاتِ جاوداں بخشی
حیاتِ جاوداں کا نام مرگِ جاوداں کیوں ہو

---

# مردِ مسلمان

(از سر اقبال)

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان!

ہمسایۂ جبریلؑ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن، نہ بخارا نہ بدخشان!

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن!

قدرت کے مقاصد کا عصا اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان!

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان!

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن!

بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان!

---

# یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا

(از بیدم وارثی)

دل کو میرے جلوہ روئے روشن کر دیا
رشکِ جنت یار نے صحرائے ایمن کر دیا

تو نے کافر مجھ کو اے ایماں کے دشمن کر دیا
کعبۂ دل کو مرے دیرِ برہمن کر دیا

اب بآسانی نکل جائیں گی اپنی حسرتیں
یار کے تیرِ نظر نے دل میں روزن کر دیا

وسعتِ شوقِ لقا کیا پوچھتے ہو اے کلیم
جس نے ہر ذرہ مجھے وادیٔ ایمن کر دیا

دشمنی سرکار کی کیا جانے کیا ڈھاتی ستم
دوستی نے آپ کی دنیا کو دشمن کر دیا

جوشِ وحشت کیا کیا یہ کیا کیا دستِ جنون
جامۂ ہستی کا میرے چاک دامن کر دیا

Marfat.com

واہ ری قسمت جو دل کل تک تھا اس کی جلوہ گاہ　　آج اس کو حسرت و ارمان کا مسکن کردیا

عشق پروانہ سے ہے بیدمؔ فروغِ شمعِ حسن
میری بدنامی نے اُن کا نام روشن کردیا

# ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطا پوشی

(از بیدمؔ وارثی)

کھینچی ہے تصور میں تصویرِ ہم آغوشی　　اب ہوش نہ آنے دے مجھ کو مری بیہوشی

پا جانا ہے کھو جانا، کھو جانا ہے پا جانا　　بیہوشی ہے ہشیاری، ہشیاری ہے بیہوشی

میں سازِ حقیقت ہوں، دمسازِ حقیقت ہوں　　خاموشی ہے گویائی، گویائی ہے خاموشی

اسرارِ محبت کا اظہار ہے ناممکن　　ٹوٹا ہے نہ ٹوٹے گا قفلِ درِ خاموشی

ہر دل میں تجلی ہے اُن کے رُخِ روشن کی　　خورشید سے حاصل ہے ذرّوں کو ہم آغوشی

جو سنتا ہوں سنتا ہوں میں اپنی خموشی سے　　جو کہتی ہے کہتی ہے مجھ سے مری خاموشی

یہ حسن فروشی کی دکان ہے یا چلمن　　نظارہ کا نظارہ، روپوشی کی روپوشی

یاں خاک کا ذرہ بھی لغزش سے نہیں خالی　　میخانۂ دنیا ہے یا عالمِ بےہوشی

ہاں ہاں مری عصیاں کا پردہ نہیں کھلنے کا　　ہاں ہاں تری رحمت کا ہے کام خطا پوشی

اس پردے میں پوشیدہ لیلائے دو عالم ہے
بے وجہ نہیں بیدمؔ کعبے کی سیہ پوشی

# جسے ہونا ہو کچھ خاکِ درِ جانانہ ہو جائے

(از بیدمؔ وارثی)

اگر کعبہ کا رُخ بھی جانبِ میخانہ ہو جائے　　تو پھر سجدہ مری ہر لغزشِ مستانہ ہو جائے

Marfat.com

وہی دل ہے جو حسن و عشق کا کاشانہ ہو جائے — وہ سر ہے جو کسی کی تیغ کا نذرانہ ہو جائے

یہ اچھی پردہ داری ہے یہ اچھی رازداری ہے — کہ جو آئے تمہاری بزم میں دیوانہ ہو جائے

مرا سر کٹ کے مقتل میں گرے قاتل کے قدموں پر — دمِ آخر ادا یوں سجدۂ شکرانہ ہو جائے

تری سرکار میں لایا ہوں ڈالی حسرتِ دل کی — عجب کیا ہے مرا منظور یہ نذرانہ ہو جائے

شبِ فرقت کا جب کچھ طول کم ہونا نہیں ممکن — تو میری زندگی کا مختصر افسانہ ہو جائے

وہ سجدے جن سے برسوں ہم نے کعبہ کو سجایا ہے — جو بتخانے کو مل جائیں تو پھر بتخانہ ہو جائے

کسی کی زلف بکھرے اور بکھر کر دوش پر آئے — دلِ صد چاک الجھے اور الجھ کر شانہ ہو جائے

یہاں ہونا نہ ہونا ہے نہ ہونا عین ہونا ہے — جسے ہونا ہو کچھ خاکِ درِ جانانہ ہو جائے

سحر تک سب کا ہے انجام جل کر خاک ہو جانا — بنے محفل میں کوئی شمع یا پروانہ ہو جائے

وہ مے دیدے جو پہلے شبلی و منصور کو دی تھی
تو بیدم بھی نثارِ مرشدِ میخانہ ہو جائے

# تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے

(از بیدم وارثی)

محشر کو پائمال کرے یا بپا کرے — جو چاہے آپ کی نگہ فتنہ زا کرے

ناصح کی بات مانے کہ دل کا کہا کرے — اب کہئے کوئی کیا نہ کرے اور کیا کرے

کب تک کسی کی کوئی تمنا کیا کرے — گھبرا کے اپنی جان نہ دیدے تو کیا کرے

اس عندلیب کو ہے قیامت کا سامنا — جس کا قفس کے آگے نشیمن جلا کرے

کس کام کی امید ہے ناکام کے لئے — ناکامیوں کو میری خدا کام کا کرے

جب میرے دردِ دل کا مداوا نہ ہو سکا — کوئی مسیح ہے تو مجھے کیا ہوا کرے

ان کو تو آئے دن نئے دل کی تلاش ہے — کوئی کہاں سے روز نیا دل دیا کرے

Marfat.com

جس طرح اُن کی زلف لُٹھے اُن کے دوش پر
یارب اسی طرح مری وحشت بڑھا کرے

ہوں بیخودی میں اُن سے ہم آغوشیاں نصیب
تا حشر مجھ کو ہوش نہ آئے خدا کرے

دیکھے جو تجھ کو آئینہ دل میں جلوہ گر
حیرت سے چشم شوق تراً منہ تکا کرے

جلوے بھی سامنے ہیں وہ کافر بھی سامنے
کس کی طرف کو اب کوئی سجدہ ادا کرے

ہستی مری محیط رہے نیستی کے بعد
روشن بقا کا نام مآلِ فنا کرے

پردے میں ہے جمال تو ہے شور اس قدر
اور بے حجاب ہو تو خدا جانے کیا کرے

دم بھر میں آسماں بنا دے زمین کو
نقشِ جبیں کی قدر اگر نقشِ پا کرے

دامانِ استجاب کی کلیاں کھلی رہیں
یارب وہ ہو قبول جو بیدمؔ دعا کرے

## مجھ کو ترے کرم، تری رحمت پہ ناز ہے

(از بیدمؔ وارثی)

ہر آئینے کے پردے میں آئینہ ساز ہے
ہر بندے کے لباس میں بندہ نواز ہے

اے ہمنشیں وہ کوچۂ عشقِ مجاز ہے
محمود جس گلی میں غلامِ ایاز ہے

تصویر خامشی ہے جو غنچہ ہے باغ میں
ہر گل مری شکستگیٔ دل کا راز ہے

وہ خاک آستان ہے تری خاکِ آستاں
جس پہ جبینِ شوق کے سجدوں کو ناز ہے

کس کی طرف کو دستِ تمنا دراز ہو
عالم میں کوئی آپ سا بندہ نواز ہے

پھر دیکھے ہر جمال میں جلوے جمیل کے
جب یہ کھلا کہ عین حقیقت مجاز ہے

زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور
مجھ کو ترے کرم تری رحمت پہ ناز ہے

کحل البصر بنائے نہ کیوں چشم غزنوی
خاکِ درِ ایاز میں دنیائے راز ہے

پھر لائے کیا نظر میں سلاطین دہر کو
بیدمؔ گدائے وارثِ عالم نواز ہے

Marfat.com

# نہ سمجھوں رازداں کی میں نہ میری رازداں سمجھے

(از بیدم وارثی)

مکینِ دل نہ سمجھے پر نہ دارِ لامکاں سمجھے
کہاں تھے تم، مگر ہم کم نگاہی سے کہاں سمجھے

سراپا درد ہوں میں کوئی کیا میری فغاں سمجھے
جو مجھ سا درد والا ہو وہ میری داستاں سمجھے

ہوئے خاموش جب فطرت کو اپنا ترجماں سمجھے
ہر اک غنچہ کو دل، ہر خار کو اپنی زباں سمجھے

میں صدقے اس سمجھ کے، آپ مآلِ عرض کیا سمجھوں
مری روداد غم تھی آپ جس کو داستاں سمجھے

کئے ہیں راہ میں ہر ہر قدم پر سینکڑوں سجدے
ہر اک ذرّے کو ہم تیرا ہی سنگِ آستاں سمجھے

بنایا خوگرِ صبر و رضا تیرہ نصیبی نے
کہ بجلی کی چمک کو ہم چراغِ آشیاں سمجھے

مذاقِ جستجو کی اس طرح توہین ہوتی ہے
بتائیں کیا تمہیں اب تک جہاں سمجھے وہاں سمجھے

حدودِ فہم سے رازو نیازِ عشق بڑھ جائیں
نہ سمجھوں رازداں کی میں نہ میری رازداں سمجھے

فقط تھا امتحاں منظور جذبِ شوق کامل کا
اُٹھے پردے تو رازِ خندہ ہائے پاسباں سمجھے

Marfat.com

چمن کے ساتھ چھوٹی وضع بھی راحت بھی زینت بھی
جہاں اب چار تنکے جمع دیکھے آشیاں سمجھے
فلک پر تھا دماغ اپنا جو سر تھا پائے ساقی پر
دلیلِ تازہ ہاتھ آئی زمیں کو آسماں سمجھے
وضو ہو خونِ دل سے، موت سجدے پر کرے سبقت
جنابِ شیخ ارکانِ نمازِ عاشقاں سمجھے
بھلا دیر و حرم کی قید کیا الفت کے بندوں کو
جہاں بھی رکھ دیا سر یار ہی کا آستاں سمجھے
نہ جس نے درس گاہِ عشق میں تعلیم پائی ہو
مری باتیں وہ کیا سمجھے وہ کیا میری زباں سمجھے
میں کہنے کو تو اس سے سرگذشت اپنی کہوں ہمدم
مگر سُن کر خدا ہی جانے کیا وہ بدگماں سمجھے

---

# نہ میں عجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی

(از سر اقبال)

نہ میں عجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی!
تو مری نظر میں کافر، میں تری نظر میں کافر
ترا دین نفس شماری، مرا دین نفس گدازی!
تو بدل گیا تو بہتر، کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ تدرواں نہیں دینِ شہبازی!
تیرے دشت و در میں مجھ کو وہ جنوں نظر نہ آیا
کہ سکھا سکے خرد کو رہ و رسمِ کارسازی!
نہ جدا رہے نوا گر تب و تاب زندگی سے
کہ ہلاکیٔ اُمم ہے یہ طریقِ نے نوازی!

اس مجموعہ کے بعد

# نعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھیے

جو اسی خوبصورت شکل میں طبع ہوا ہے، جس کی تمام نعتیں پُر اثر، دل چسپ، اور معنی موجودہ طرز کے مطابق ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے، کہ آج تک نعتیہ کلام کا ایسا مجموعہ شائع نہیں ہوا، جو جدید و قدیم نعتیہ کلام کا بہترین انتخاب ہونے کے علاوہ نہایت خوشخط کتابت اور صاف طباعت سے آراستہ ہے۔ قیمت

اس پتہ سے طلب فرمائیں

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

ذخیرہ

## اچھی کتاب زندگی کی بہترین رفیق ہے

قائدِ اعظم کے آخری لمحات
اشرف عطا
دو روپے

پاکستان پس منظر و پیش منظر
حمید انور
تین روپے

جگر لخت لخت
شیر محمد اختر
دو روپے

آج کے نغمے کل کے شعلے
عطیہ قریشی
ایک روپیہ ۴ آنے

ہم آزاد ہیں
اشرف عطا
ایک روپیہ ۸ آنے

رنگ و بو
محمد اعظم چشتی
تین روپے

حیاتِ خالد
عبدالرحمن شوق
دو روپے ۸ آنے

محمود و ایاز
(ناول)
تین روپے ۸ آنے

شملے کی راتیں
(مختصر افسانے)
پروفیسر عباسی
چار روپے

تفسیرِ حیات
(افسانے)
ایم اسلم

سازش
(ناول)
مضطر ہاشمی
تین روپے

نیرنگِ جمال
(افسانے)
عبدالرحمن شوق
تین روپے

مہاجر
(ناول)
مضطر ہاشمی
چار روپے

دخترانِ صحرا
(ناول)
اقبال خانم
دو روپے

حسنِ ادب
(افسانے)
عبدالرحمن شوق
تین روپے

منزل
(ناول)
مضطر ہاشمی
تین روپے

پچاس ہزار عورتیں
(ناول)

ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل، لاہور


Marfat.com

مطبوعات، ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز، لاہور
عرب اور خلافتِ پاکستان
پاکستان کے خارجی پہلو پر یہ پہلی کتاب ہے، جس میں افغانستان، شام، مصر، عراق، عرب، ایران، لبنان، فلسطین اور شرق اردن کے سیاسی کابرین نے نہایت فاضلانہ رنگ میں پاکستان پر اپنے تائیدی خیالات کا اظہار کیا ہے قیمت دو روپے
قائدِ اعظم اور دستور ساز اسمبلی
یہ کتاب ہندوستان کی دستوری جنگ کی مکمل تاریخ ہے جس میں سیاسیات اسلامی کے مدوجزر کو پوری شرح و بسط کیساتھ قلمبند کیا گیا ہے شروع میں قائداعظم کی دلچسپ سوانحعمری اور مولانا ظفر علیخاں کا دیباچہ درج ہے قیمت تین روپے
مفصل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
فرعون و کلیم
عبدالرحمن طارق بی اے
حق گوئی اور حق پرستی کا عظیم ترین مرقع!
یوں تو تاریخ عالم میں خیر و شر اور حق و باطل کے بیشمار معرکے موجود ہیں لیکن جو پے در پے تصادم حضرت موسےٰ اور فرعونِ مصر کے درمیان رونما ہوئے، وہ عبرت و موعظت کے لحاظ سے اپنا جواب نہیں رکھتے۔ "فرعون و کلیم" میں کہانی کے تمام عناصر فقط قرآنِ حکیم سے اخذ کرتے ہوئے مستند واقعات کی روشنی میں اہل حق کی عدیم النظیر فتح اور اہل باطل کی عبرت انگیز شکست دکھائی گئی ہے زبان عام فہم انداز بیان مجاہدانہ اور مکالمہ ایمان افروز ہے یہ کتاب تعمیری اصلاحی لحاظ سے اردو ادب میں اپنی شان کی پہلی آخری اور لاثانی کتاب ہے قیمت مجلد ۳ روپے
"اشاعت منزل" بل روڈ لاہور (پاکستان)


Marfat.com

WG
20°42′
42°15′
45′
76
77
78
79
480
350
SEREKLUK
Prizren
Airfield
Hard surface
395
Tower
Petrovo Selo
POLJE
LJUBIŽDANSKO POLJE
E752
25
17
456
Dušanovol
PRIZRENSKO
MALA KRUSA 3.5 km
Pal
Smokestack
Stanica Prizren
525
PRIZREN
Track
Greenhouse
Bistrica
Prizrenska
POLISTI ZUR 8.9 km
E752
Topusko
SREDNA
860
Šiljas
608
Ruhevi
Tower
Cviljen
1381
Leskovac
1300
1200
1100
1000
900
800
700
600
500
Kuštendilj
TORAC
1363
Ješkovo
Ljubičevo
Gobel
Les
77
76
75
74
73
72
71
70
69
68
67
10′

Marfat.com